بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

27 رمضان 1426 ہجری یکم نبوت 1384 ہش یکم نومبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 29 اکتوبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی عبادات اور دعاؤں کو آئندہ بھی بجالانے کی احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔

کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔

......(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)......

دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی، ایک شدت توجہ سے، اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لیے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

......دعا دو قسم ہے، ایک تو معمولی طور سے، دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بت پرستی، انسان پرستی، مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں، بدمعاشیوں، ظلم و تعدی، غفلت اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ ایک "چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اسکی سزا آخرت میں ہے۔ اور اب جو دنیا میں عذاب آیا تو اسی لئے کہ دلیری، شوخی، شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کی قضا و قدر سے منکر ہیں۔ بیشک یہ بیماری ہے۔ مگر انہیں بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا تعالیٰ نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے مگر یہ لوگ یاد رکھیں کہ جب تک وہ وقت نہ آئیگا کہ پکار اُٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو ہم بار ہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنی تضرع اور انابت الی اللہ

(ملفوظات ج:۱۰ ص ۱۲۲۔ ۱۲۳)

دعا کی قبولیت کے لئے صبر سے مانگتے چلے جانا شرط ہے بیچ میں چھوڑ دینا مانگنے کا طریق نہیں ہے

جو لگے رہتے ہیں وہ مقصود کو پالیتے ہیں اور اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 اکتوبر 2005 بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ:187)

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا رمضان آیا اور بڑی تیزی سے گذر گیا صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں جب رمضان شروع ہوتا ہے تو ایک مومن سوچتا ہے کہ یہ 30 دن ہیں اس میں بڑی نیکیاں اور روحانی تبدیلیاں پیدا کرلوں گا لیکن اب احساس ہو رہا ہے کہ یہ کیا صرف چند روز رہ گئے ہیں میں تو کچھ بھی نہیں کر سکا فرمایا اگر یہ چند روز بھی یہ احساس دلا دیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہے اس کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنی ہے تو یہ احساس اور یہ عمل ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی طرف توجہ دلانے والے بن جاتے ہیں۔

فرمایا اس آخری عشرے میں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے ہیں ور ہم اپنے مقصد پیدائش کو پہنچانے والے بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا مقصد یہ بتایا ہے کہ ہم اس کے عبادت گذار بندے بن جائیں پس اپنی عبادتوں کے معیار کو اونچا کرنے کیلئے یہ چند دن رہ گئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس آخری عشرہ کو جہنم سے نجات دلانے والا بتایا ہے پس گناہ گار سے گناہ گار شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے کہ اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے سامان کرے ہر ایک کو ان آخری دنوں کی

باقی صفحہ نمبر (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت

نوید مسرت آئی ہے کہ ہماری اُمیدوں کا سورج ایک مرتبہ پھر مغرب سے طلوع ہونے والا ہے ہمیں یاد ہے آج سے چودہ سال قبل سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان دارالامان تشریف لائے تھے ان دنوں قادیان کے بہت سارے درویشان کرام اور احباب جماعت ہندوستان جو ۴۴ سال سے خلیفۃ المسیح کے دیدار کو ترس رہے تھے اس کو ایک خواب کی طرح سمجھتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے تھے کہ کیا ایسا ممکن ہے یا یہ ہمیں بس کہا جا رہا ہے پھر جس روز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے اس نظارے کا احاطہ آج بھی قلم و زبان کی طاقت سے باہر ہے۔ عجیب پر کیف منظر تھا عجیب دیوانگی و سراسیمگی کا عالم تھا سرحد کے دونوں طرف احمدی احباب جو کئی سالوں سے اُس رُخ منور کی یاد میں تڑپ رہے تھے ایک ہجوم کی شکل میں اُمڈ رہے تھے۔ اپنے محبوب کو درمیان میں پاکر کچھ لوگ دیوانہ وار فلک بوس نعروں سے اس کا استقبال کرتے تھے تو کچھ بس اس مہ رُخ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے چلے جاتے تھے اور کچھ ایسے تھے کہ ۴۴ سال کی پوری تاریخ اُن کی نظروں کے سامنے ایک فلم کی طرح چلتی چلی جا رہی تھی ماضی کے نظارے یاد کر کے اُن کی آنکھوں سے محبت کے آنسو ڈھلکتے چلے جا رہے تھے۔

ان دنوں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان میں 27 دن رہے اور ہم نے تو بس یہی دیکھا کہ حضور اپنے دیوانوں کو نہایت فراخدلی سے محبت کے جام پلاتے چلے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ قادیان کی گلیوں میں ایک چھوٹی لڑکی بھی حضور کا ہاتھ پکڑ کر کہتی حضور میرا گھر اُدھر ہے اور حضور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کی طرف چل پڑتے جس کے باعث تمام قافلہ کے ارکان اور حفاظتی عملہ کو اسی طرف چلنا پڑتا۔ راقم الحروف کی ڈیوٹی ان دنوں شعبہ خدمت خلق میں تھی مکرم میجر محمود صاحب افسر حفاظت نے بارہا فرمایا کہ قادیان اور احباب قادیان سے حضور کی محبت عجیب ہے ایسے نظارے تو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھے یہ سن کر اور ایسے نظارے دیکھ کر دل خداوند رحیم و کریم کی حمد و ثنا سے بھر جاتا ہے کہ کیسا امام ہمیں دیا ہے جس کی محبت تو ہماری ماؤں سے بھی بڑھ کر ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس محبت کے چشمے الٰہی نُور سے پھوٹتے ہیں جو انسانوں کی زندگیوں میں علی حسبِ استعداد نورانیت کی کرنیں بکھیر دیتے ہیں۔

آج پھر چودہ سال بعد وہی نور قادیان کی مقدس بستی میں اپنی روحانی کرنیں بکھیرنے کیلئے پیاسوں کو آب بقا پلانے کیلئے اور مریضوں کو روحانی شفا و توانائی عطا کرنے کیلئے آنے والا ہے جی ہاں قدرت ثانیہ کے مظہر خامس سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن کے دیدار کو آج صرف درویشان قادیان اور ہندو پاک کے پرانے احمدی ہی نہیں ترس رہے بلکہ وہ لاکھوں سعید روحیں بھی ہمارے ساتھ ان کے انتظار میں گھڑیاں گن رہی ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور سعید میں جوق در جوق بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی لاکھوں نومبائعین جو آج جماعت کا ایک حصہ بن چکے ہیں اور جن کے رگ و ریشہ میں خلیفۃ المسیح کی محبت سرایت کر چکی ہے۔

راقم الحروف کو یاد ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ ۱۹۹۴ء میں بیعتوں کے ٹارگیٹ کا سلسلہ شروع فرمایا تھا اور پھر کیا ہندوستان کیا افریقہ اور کیا یورپ ہر جگہ ہر سال لاکھوں سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

ہندوستان میں ایسے ایسے علاقوں میں دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوا جہاں مسلمان بس برائے نام مسلمان رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان کے نام بھی مسلمانوں جیسے نہیں رہ گئے تھے۔ اور ان پر پورے طور پر سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صادق آتی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید کے بس صرف ظاہری الفاظ رہ جائیں گے اس کے معانی اور مفاہیم کو جاننے والا کوئی نہ ہوگا۔ مساجد بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق بن جائیں گے۔ اُن میں سے فتنے نکلیں گے اور پھر ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ ہم نے اس حدیث کے حرف حرف کو اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے دیہاتوں میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔

ایسے نازک حالات میں ایسے لوگوں میں دعوت الی اللہ کا نہایت مشکل اور صبر آزما کام شروع کیا گیا اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی شب و روز کی دعائیں داعین الی اللہ کے ساتھ تھیں۔ پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے دیہاتوں کے دیہات حلقہ بگوش احمدیت ہوتے گئے اُن دنوں بڑا عجیب نظارہ تھا بعض لوگ تو شرائط بیعت سن کر ہی ایمان لانے کا اقرار کرنے لگتے اور بعض کہتے کہ ہم تو کب سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔ بعضوں کو پہلے ہی خوابوں کے ذریعہ آنے والے احمدیہ وفد کے متعلق اطلاع مل جاتی تھی گویا کوئی خدائی تحریک تھی کوئی غیبی آواز تھی جو ان کو صداقت احمدیت کی طرف بلا رہی تھی اور لوگ جوق در جوق عافیت کے حصار کے ارد گرد اکٹھے ہوتے جا رہے تھے۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ دعوت الی اللہ کی اس مہم کے ساتھ ساتھ شیطانی طاقتیں بھی مقابلہ کیلئے سامنے آگئیں اور انہوں نے بھی زور کے ساتھ اپنی کمر کس لی اور قرآن مجید کا وہ ارشاد پورا ہونے لگا جو ابلیس نے حکایتاً کہا تھا کہ وہ خدا کے خلیفہ کی نہ صرف یہ کہ اطاعت نہیں کرے گا بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرح اس کا اور اس کی جماعت کا مقابلہ کرے گا اور صراط مستقیم پر بیٹھ جائے گا اور نیک بندوں کو سختی سے اس طرف آنے سے روکے گا۔ ہوا بھی یہی کہ ایک طرف خدا کے نیک بندے خدا کی طرف بڑھنے لگے ایمان کی دولت حاصل کرنے لگے تو دوسری طرف ابلیسی اور طاغوتی طاقتوں نے نہایت زور و شور سے اپنے تمام وسائل استعمال کر کے ان کو صراط مستقیم سے روکنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایمان و کفر کی اس جنگ میں ہزارہا لوگ سلامت بچ گئے اور ہزارہا ایسے بھی نکلے کہ وہ وقتی طور پر ہار گئے وہ شیطانی طاقتوں کی مار برداشت نہ کر سکے لیکن جب وہ سنبھلے ہیں تو پھر ایمان کی اس آواز کو ڈھونڈ رہے ہیں اور اس کی تلاش میں بے چین ہو رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن سے ہمارے رابطے وقتی طور پر ٹوٹے ہیں اور آج نہیں تو کل وہ نہیں تو ان کی اولادیں ضرور اس روحانی قافلے میں ملنے والی ہیں۔ آج ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں انہی لوگوں سے دوبارہ رابطے قائم کرنے کیلئے بلا رہے ہیں۔

بہر کیف ہم عرض کر رہے تھے کہ آج پرانے احمدیوں کے ساتھ لاکھوں وہ نو احمدی بھی خلیفۂ وقت کے دیدار کے منتظر ہیں جنہوں نے ابھی گزشتہ چند سالوں میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان نو احمدی بھائیوں نے ایک منظم جماعت کو اور ان کے روحانی امام کو دیکھا ہے پرکھا ہے اور اس کی بیعت کی ہے پہلے پہل تو وہ حیران تھے کہ کیا دنیا میں آج کوئی ایسی شخصیت بھی ہے جو ان لوگوں سے بے انتہا محبت رکھتی ہے ان کیلئے دن رات دُعائیں کرتی ہے ان کے دُکھ درد میں اُن کی شریک ہے۔ ان سب باتوں کے عملی نظارے وہ گزشتہ چند سالوں سے دیکھتے چلے آرہے ہیں اور وہ بھی اب محبت و پیار اور روحانیت سے معمور اس وجود کو دیکھنے کے بھوکے ہیں۔ آج ہماری طرح اُن کے صبر کا دامن بھی تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

خدا وہ مبارک گھڑی جلد لائے کہ ہم سب اس روحانی وجود اور اس آسمانی خلیفہ کے دیدار سے اپنی روحانی پیاس بجھا سکیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نومبائعین کو خلیفہ وقت کے ساتھ ایک محبت کا رشتہ تو ضرور ہے لیکن تا حال اُنہیں خلافت کا مقام اور اس کی عظمت و اہمیت سمجھانے کی شدید ضرورت ہے اس اعتبار سے انشاء اللہ ہم آئندہ گفتگو میں اس تعلق میں کسی قدر عرض کریں گے۔

لیکن اس موقع پر ہم اتنا ضرور عرض کرنا چاہیں گے کہ رمضان کے اس مبارک مہینہ میں ہم کو خاص طور پر دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور آپ کے دور سعید میں اسلام کو عظیم الشان اور عالمگیر موعود غلبہ عطا فرمائے اور ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ آنے والے جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں ہم حضور اقدس کے دیدار سے سیراب ہوں وہیں ہم آپ کے رُوح افزا کلمات طیبات سے فیضیاب ہو سکیں اور حضور اقدس کی اس آمد سے اللہ تعالیٰ ہندوستان کے لوگوں کی تقدیر بدل دے آمین۔ رمضان کے اس مقدس مہینے میں یہ دعائیں خاص طور پر کرنی چاہئیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاتہ وبارک فی عمرہ وامرہ۔

(منیر احمد خادم)

ضروری اعلان بسلسلہ انتخاب زعماء مجلس انصاراللہ بھارت

جملہ مجالس انصاراللہ بھارت میں آئندہ دو سالہ ٹرم جنوری 2006 تا دسمبر 2007ء کیلئے زعماء کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جانی ہے۔ صدر صاحبان امراء حضرات اور ناظمین کرام سے درخواست ہے کہ مقامی مجلس میں زعیم کا انتخاب کروا کر دفتر انصاراللہ بھارت کو انتخاب کی رپورٹ جلد بھجوا دیں۔

تمام جماعتوں کو انتخاب زعیم مجلس انصاراللہ سے متعلق ضروری ہدایات کا سرکلر ارسال کر دیا گیا ہے۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available : Tata Hitachi, Ex200, EX70, JCB, Dozer, etc. on Hire Basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel= 0671-2378266 (R) 9437078266
(M) 9437276659, 9337271174, 9437378063
Prop. Syed Bashir Ahmad

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کے لئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والا بنے۔

ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 16رستمبر 2005ء(16رتبوک 1384ہجری شمسی)بمقام گوتھن برگ (سویڈن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ـ

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ:۲۲)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکنڈے نیوین ممالک کا (جو مجھے بتایا گیا ہے اس کے مطابق) پہلا جلسہ ہے جو، دنیا کے لئے بھی بتادوں کہ اکٹھا ایک جگہ تینوں ممالک کا یعنی ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کا مشترکہ ہو رہا ہے۔ تینوں ممالک سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان جلسوں کے قیام کا ایک بہت بڑا مقصد افراد جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا اور اپنے ماننے والوں کو ایک خدا کی حقیقی پہچان کروا کر ان کو اس کے سامنے جھکنے والا، اس کی عبادت کرنے والا اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بنانا تھا۔ اور آپؑ نے اپنی آمد کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد یہی بیان فرمایا ہے جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔:

”خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں“۔

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا یہی مقصد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچے چلے جانے کی کوشش کرتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے لئے جو کوشش ہے اس میں ایک تو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرنا ہے، جس کا قرآن کریم میں بڑا واضح ذکر ہے یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ یہ عبادات ہیں۔ اور پھر دوسرے احکامات ہیں جو معاشرے کو حسین بنانے اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے حقیقی عبد بنانے والے احکامات ہیں۔

تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سب کچھ یعنی بندے کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکانا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا بنانا، اس نور کی وجہ سے ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔

پس آج اس زمانے میں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے اگر کسی کو نظر آ سکتے ہیں تو وہ احمدی کو نظر آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ رہنے کا عہد کیا ہے۔ کیونکہ اس نے یہ عہد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس حکم اور عدل نے آنا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا تھا اس کو ماننے کے بعد اس کے ہر حکم کو سچے دل سے ماننے والے بنیں گے۔ یہ ہر احمدی کا عہد ہے، یہ عہد ہے اور یہ عہد ہونا چاہئے۔ اگر آج ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہا تو وہ آپؑ کے لائے ہوئے نور سے بھی حصہ نہیں پا رہا اور وہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل نہیں کر رہا اور اسی طرح اس کا عبادت گزار بھی نہیں ہے۔ پھر تو صرف منہ کی باتیں ہیں کہ ہم احمدی ہیں جبکہ عمل اس سے مختلف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی شریعت تو لے کر نہیں آئے تھے۔ آپؑ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے طور پر آپؐ کی لائی ہوئی شریعت یعنی قرآن کریم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ تو دنیا کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں لیکن اگر ایک احمدی ہونے کا دعویٰ کرنے والا ان باتوں پر عمل کرنے والا نہیں ہے تو وہ کبھی بھی اس نور سے منور نہیں ہو سکتا، وہ کبھی بھی اس روشنی سے حصہ نہیں پا سکتا جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔

پس ہر احمدی کو، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منسوب کرتا ہے، ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق عبادت گزار بندہ بھی بننا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو دوسرے احکامات ہیں ان پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ آج ان باتوں کو کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بیان فرما دیا ہے کہ اس میں کوئی ابہام نہیں رہا۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو خصوصاً اور دنیا کو عموماً بڑے درد سے ایک خدا کی طرف آنے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی بارہا نصیحت فرمائی ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے، اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو“۔

(کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۲۱)

پس ہر احمدی کا جو پہلا مقصد ہونا چاہئے وہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے بنیادی چیز اس کی عبادت ہے۔ جو آیت میں نے شروع میں تلاوت کی ہے، ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اور بڑے واضح الفاظ میں یہ بتا کر نصیحت فرمائی ہے کہ وہ خدا ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، وہ تمہارا رب ہے، اس نے پیدا کرنے کے بعد تمہارے لئے سامان بھی میسر فرمائے ہیں۔ اس نے تم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا تھا، ان کی بھی پرورش کی تھی۔ پس اس احسان پر کہ تمہیں اس نے پیدا کیا، شکر گزاری کے طور پر تمہیں چاہئے کہ اس کی عبادت کرو، اور یہ عبادت بھی تمہیں تقویٰ میں بڑھائے گی اور جب تقویٰ میں بڑھو گے تو خدا کا مزید قرب حاصل کرنے والے بنو گے اور اس کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ کیونکہ تم اپنے اس رب کی عبادت کر رہے ہو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمام مخلوق کو بھی پیدا کیا ہے۔ وہ خدا رب العالمین ہے، تمام عالم کو پیدا کرنے والا ہے، تو جو خدا اس کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اس سے دور جا کر تم کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہو، کس طرح زندگیاں گزار سکتے ہو۔ اگر تم حقیقت میں اس کے سامنے جھکنے والے بنو گے تو وہ علاوہ تمہیں تقویٰ میں بڑھانے کے اپنا قرب حاصل کرنے والا بنانے کے، تمہیں رزق بھی ایسے ایسے ذریعوں سے دے گا جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق:3) اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ،

ضروری ہے تا کہ پیار حاصل کرنے کے بعد یہ نعمتیں ملیں۔ اور تقویٰ حاصل کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے ہمیں بتایا جیسا کہ پہلے بھی واضح ہو گیا کہ مَیں ہی تمہارا رب ہوں، تمہیں رزق بھی دیتا ہوں، تمہیں پالنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہوں۔ اور تمہاری ضروریات بھی پوری کرتا ہوں۔ اور تمام کائنات کا پیدا کرنے والا بھی ہوں۔ یہ تمام کائنات جو ہے میرے ایک اشارے پر حرکت کرنے والی ہے۔ ذرا سا اس کائنات کا بیلنس(Balance) خراب ہو جائے تو تباہی و بربادی آ جائے۔ پس فرمایا کہ میری عبادت کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو یعنی یہ بتانے کے لئے کہ اپنے ربّ کی عبادت کرو، اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ: ’’اے لوگو! اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا‘‘۔

پھر فرمایا: ’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا‘‘۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے، اسی سے دل لگاؤ۔

فرمایا: ’’پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے‘‘۔ فرمایا کہ: ’’بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے‘‘۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جاتا ہے تو وہ معبود ہو جاتا ہے اور یہ صرف خداتعالیٰ ہی کا وجود ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ کسی انسان یا اور مخلوق کے لئے ایسا نہیں کہہ سکتے‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ البقرۃ۔آیت ۲۲۔۲۳)

پس کسی سے بھی ضرورت سے زیادہ محبت یا اپنے کسی کام میں بھی ضرورت سے زیادہ غرق ہونا اس حد تک Involve ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوش ہی نہ رہے، یہ شرک ہے۔ کاروباری آدمی ہے یا ملازمت پیشہ ہے۔ اگر نمازوں کو بھول کر ہر وقت صرف اپنے کام کی، پیسہ کمانے کی فکر ہی رہے تو یہ بھی شرک ہے۔ نوجوان اگر کمپیوٹر یا دوسری کھیلوں وغیرہ یا مصروفیات میں لگے ہوئے ہیں جس سے وہ اللہ کی عبادت کو بھول رہے ہیں تو یہ بھی شرک ہے۔ پھر گھروں میں بعض ظاہری شرک بھی غیر محسوس طریقے سے چل رہے ہوتے ہیں، اس کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک طرف تو احمدی کہلاتے ہیں گو یہ بہت کم احمدی گھروں میں ہے جبکہ دوسرے لوگوں میں بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی ایک آدھے گھر میں بھی کیوں ہو۔ ایسے گھروں میں بعض دفعہ ایسی فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جن میں گند اور غلاظت کے علاوہ دیویوں اور دیوتاؤں کی پوجا کو دکھایا جا رہا ہوتا ہے۔ پھر ان مورتیوں کو جو پوجنے والے ہیں یہ لوگ اپنے گھروں میں ان چیزوں کو رکھتے ہیں، شیلفوں میں سجا کر رکھا ہوتا ہے یا بعض خاص جگہ پر رکھا ہوتا ہے۔ تو ڈراموں میں دیکھ دیکھ کر، ان کے دیکھا دیکھی بعض اپنے گھروں میں بھی ان مورتیوں کو سجا لیتے ہیں۔ بازار میں ملنے لگ گئی ہیں کہ سجاوٹ کر رہے ہیں۔ اپنے گھروں میں ڈرائنگ رومز وغیرہ میں شیلفوں میں رکھ لیتے ہیں۔ تو پھر ان فلموں کو دیکھنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ان مورتیوں کو گھروں میں رکھنے کی وجہ سے، چاہے سجاوٹ کے طور پر ہی ہوں، احساس مر جاتا ہے۔ اور اگر کسی گھر میں عبادتوں میں سستی ہے، نمازوں میں سستی ہے تو ایسے گھروں میں پھر بڑی تیزی سے گراوٹ کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو نہ صرف ان لغویات سے پرہیز کرنا ہے بلکہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی اوپر لے کر جانا ہے۔ ہم ہر نماز میں ﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ﴾ کی دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا تیری ہی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں کہ ہمیں عبادت کرنے والا بنا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے یقیناً اس کو ہر قسم کے شرک سے پاک ہونا چاہئے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر احمدی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننے کی خداتعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں دوسری طرف دنیاداری کی طرف ہماری نظر اس طرح ہے کہ ہم اپنی نمازیں تو چھوڑ دیتے ہیں لیکن اپنے کام کا حرج نہیں ہونے دیتے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں رازق ہوں اور اپنی عبادت کرنے والوں کے لئے رزق کے راستے کھولتا ہوں۔ لیکن ہم منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے، حق ہے لیکن ہمارے عمل اس کے الٹ چل رہے ہیں۔

اُس وقت جب ایک طرف نماز بلا رہی ہو اور دوسری طرف دنیا کا لالچ ہو، مالی منفعت نظر آ رہی ہو تو ہم میں سے بعض رالیں ٹپکاتے ہوئے مال کی طرف دوڑتے ہیں۔ اس وقت یہ دعوے کھوکھلے ہو گئے کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ پس جماعت کے ہر طبقے، عورت، مرد، بچے، بوڑھے، جوان، ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے۔ کیا ہماری عبادتوں کے معیار بڑھے ہیں یا وہیں کھڑے ہیں یا گر رہے ہیں، کہیں کمی تو نہیں آ رہی۔ جب ہر کوئی خود اس نظر سے اپنے جائزے لے گا تو انشاء اللہ عبادتوں کے معیار میں یقیناً بہتری پیدا ہو گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’غرض کہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خداتعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے کہ ﴿قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا‘‘۔

فرمایا: ’’دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا، نہ گاڑی میں جُتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا‘‘۔

یہاں کے پلے بڑھوں کو شاید تصور نہ ہو، یہاں یہ پرانی چیزیں شاید میوزیم میں پڑی ہوں۔ ہمارے پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بیل ابھی بھی پالے جاتے ہیں اور ان کو بڑی توجہ سے پالا جاتا ہے کاشتکاری کے لئے جس سے ہل چلایا جاتا ہے۔ ٹریکٹر اور مشینری وغیرہ تو بہت سے لوگوں کے پاس بہت کم ہے۔ تو فرمایا کہ جب ان کاموں کے لئے بیل پالا جائے گا اگر وہ کام کے قابل نہیں رہا تو سوائے ذبح کرنے کے اور کچھ نہیں ہو گا اور ’’ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسا ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا‘‘۔

فرمایا: ’’ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے‘‘۔ ایسا درخت بناؤ جس کو پھل لگتے ہوں جس سے سایہ ملتا ہو۔ جس کا کوئی فائدہ ہو۔ اور تبھی تو اس کو پالنے والا اس کی خبر گیری کرے گا۔ ’’لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔ خداتعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ ﴿مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ﴾ (الذاریات: 57)۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خداتعالیٰ کچھ دن تک مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خداتعالیٰ کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے‘‘۔ جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس کا ہی درد ہے ’’تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خداتعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۱۔۲۲۲۔جدید ایڈیشن)

پس انسان کی پیدائش کا یہ مقصد ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور یہ سب ہماری اپنی بہتری کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے تو ایک مقصد ہمیں بتایا ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو میرا قرب پاؤ گے ورنہ شیطان کی گود میں گر جاؤ گے۔ اور جو شیطان کی گود میں گر جائے وہ نہ صرف خداتعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں معاشرے میں فساد پھیلانے کا بھی باعث بنتا ہے۔ پس اللہ کی عبادت بندوں کے فائدے کے لئے ہے ورنہ جیسا کہ حضرت

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) یعنی ان کو بتادو کہ میرا رب اس کی کیا پرواہ رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو، اس کی عبادت نہ کرو، اس سے اس کا فضل نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا یہ حکم بھی تمہارے ہی فائدے کے لئے دیا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نظارہ دکھایا گیا کہ بہت ساری بھیڑیں ہیں جو ایک لائن میں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اور آواز آتی ہے ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ﴾ (سورۃ الفرقان آیت :78) اور پھر ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ تم کیا ہو، گونہہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہونا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

پس یہ رؤیا بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ یہ نظارہ بھی جو ہے یہ ہم احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے کہ دوسرے لوگ جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے تو اللہ کو ان کی پرواہ ہی کیا ہے۔ کوئی ان کی پرواہ نہیں۔ لیکن تم لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے تم تو اپنی عبادتوں سے غافل نہ ہو۔ تم تو اس نور اور روشنی سے حصہ حاصل کرنے کی کوشش کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے ہیں۔ اگر تم نے بھی عبادتوں میں کمزوریاں دکھائیں تو اس نور سے بھی حصہ نہیں ملے گا اور خدا سے بھی دور ہو گے اور جو خدا سے دور ہو اللہ کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم وہ بے فائدہ بھیڑیں نہ بنیں کہ جن کی خدا کو کچھ بھی پرواہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان مقربوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جن کے آنکھ، کان، ہاتھ، اور پاؤں خدا تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ جن کی خاطر خدا تعالیٰ لڑتا ہے۔ جن کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ ہمارا ہر فعل ایسا ہو جو خدا کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ اس کے لئے جیسا کہ پہلے بتایا ہے محنت کی بھی ضرورت ہے، کوشش کر کے عبادتیں کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے عبادتوں کی طرف توجہ کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے، فرمائے گا انشاء اللہ۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا شرط یہ ہے کہ خالص ہو کر اس کی عبادت کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ’’اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۴۷ جدید ایڈیشن)

پس ہمیں چاہئے کہ ہر قسم کے کنکر، پتھر کو دل میں سے نکال دیں اور خدا کا سچا عبادت گزار بنیں۔ جب انسان اس طرح کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے تو پھر اللہ اس سے زیادہ بڑھ کر اسے اپنے آغوش میں لے لیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو مَیں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو مَیں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چلتے ہوئے آتا ہے تو مَیں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری کتاب التوحید ۔باب قول اللہ تعالیٰ و یحذرکم اللہ ..)

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے وہ عمل سرزد ہوں اور وہ عبادتیں عمل میں آئیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد ایک خدا کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جن حکموں پہ ہم نے عمل کرنا ہے ان کا علم کس طرح ہو؟ وہ ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے۔ اس کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے سے اس کا علم حاصل ہوگا۔

پس اس طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرۃ) - یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ پس جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اپنے ربّ کی عبادت کرو تو تقویٰ میں بڑھو گے۔ اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے قرآن کریم جو خدا کا کلام ہے اس کو بھی پڑھنا ضروری ہے، اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس تقویٰ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک قرآن کریم کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا زندگیوں کا حصہ نہ بنالیا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے نزول کی علت غائی ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ قرار دی ہے۔‘‘ یعنی اس کا مقصد متقیوں کے لئے ہدایت ہے ’’اور قرآن کریم سے رشد ہدایت اور فیض حاصل کرنے والے بالتخصیص متقیوں کو ہی ٹھہرایا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۳۹)

یعنی خاص طور پر جو تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں گے وہی قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی قوم قرآن کریم پڑھنے کے لئے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھی ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرد حلقے بنالیتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ۔کتاب الوتر باب فی ثواب قراۃ القرآن)

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک ان چیزوں پہ عمل کرنے کے ماں باپ کے اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اس وقت تک بچوں پہ اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے فجر کی نماز کے لئے بھی اٹھیں اور اس کے بعد تلاوت کے لئے اپنے پر فرض کریں کہ تلاوت کرنی ہے پھر نہ صرف تلاوت کرنی ہے بلکہ توجہ سے پڑھنا ہے اور پھر بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی پڑھیں، انہیں بھی پڑھائیں۔ جو چھوٹے بچے ہیں ان کو بھی پڑھایا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن کریم پڑھنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے، کس طرح پڑھنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھو اور اس کے غرائب پر عمل کرو۔

(مشکوۃ المصابیح)

غرائب سے مراد اس کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور وہ احکام ہیں جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ جب قرآن کریم اس طرح ہر گھر میں پڑھا جا رہا ہوگا، غور ہو رہا ہوگا، ہر حکم جس کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اس پر عمل ہو رہا ہوگا اور ہر وہ بات جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس سے بچ رہے ہوں گے، اس سے رک رہے ہوں گے تو ایک پاک معاشرہ بھی قائم کر رہے ہوں گے۔ عبادتوں کے معیاروں کے ساتھ ساتھ آپ کے اخلاق کے معیار بھی بلند ہو رہے ہوں گے۔ آپس کی رنجشیں دور کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہوگی۔ جھوٹی اناؤں اور عزتوں سے بھی بچ رہے ہوں گے۔ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بھی آپ کوشش کر رہے ہوں گے۔ اگر ایک شخص بظاہر نمازیں پڑھنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں احکامات دیئے ہیں ان پر عمل نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے نمازیوں کی نمازوں کو ان کے منہ پر مارتا ہے۔ یہی نمازیں ہیں جو نمازیوں کے لئے لعنت بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان عبادتوں کا ذکر کیا ہے جو تقویٰ میں بڑھاتی ہیں۔ اور تقویٰ بڑھتا ہے ان احکامات پر عمل کرنے سے جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ سو یا سات سو بتائی ہے۔ اور آپؑ نے فرمایا کہ جو ان حکموں پر عمل نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس یہ ہوشیاری یا چالاکی کسی کام نہیں آئے گی۔ بعض لوگوں کو اپنی علمیت پہ بڑا ناز ہوتا ہے اور دوسروں کے علم کا استہزاء کر رہے ہوتے ہیں۔ یا کسی اور بات کا بڑا فخر ہے اس پر استہزاء ہو رہا ہوتا ہے مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں۔ تو چاہے وہ قرآن کریم کا علم ہو یا کوئی اور علم ہو کیونکہ یہ علم جو ہے یہ تقویٰ سے عاری ہوتا ہے اس لئے اس علم کی بھی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں جو اس نے حاصل کیا ہے۔ بے فائدہ علم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان احکامات پر عمل کرو۔ اگر صرف پڑھ لیا

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649

04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دوسروں کو بتادیا اور خود عمل نہ کیا تو ایسے لوگوں کو قرآن ہدایت نہیں دیتا۔ ہدایت بھی تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے اور عبادت کرنے کا بھی اس لئے حکم دیا تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کے لئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والا بنے۔

اب مثلاً قرآن کریم کا ایک حکم آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنا ہے اور دوسروں کو اچھی بات کہنا ہے، نرمی اور پیار سے بات کرنا ہے۔ چبھتی ہوئی اور کڑوی بات نہ کرنے کا حکم ہے جس سے دوسروں کے جذبات کو تکلیف ہو۔ جیسا کہ فرمایا ہے ﴿قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ یعنی لوگوں سے نرمی اور پیار سے بات کیا کرو۔ ایسے طریقے سے جن سے کسی کے جذبات کو تکلیف نہ پہنچے۔ معاشرے میں اکثر جھگڑے زبان کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ اس عضو کو سنبھال لو تو جہنم سے بچ جاؤ گے۔ یہ بھی جہنم میں لے جانے کا ایک ذریعہ ہے۔ بعض لوگ بڑے نرم انداز میں باتیں کر دیتے ہیں جو کسی کی برائی ظاہر کردے۔ یا بڑے آرام سے نرم الفاظ میں کوئی چبھتی ہوئی بات کر دی۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے آرام سے بات کی تھی۔ دوسرا شخص ہی بھڑک گیا ہے۔ اس کو پتہ نہیں کیا تکلیف ہوئی۔ تو یہ چالاکیاں بھی کسی کے سامنے کہو گے تو شاید دنیا کے فیصلہ کرنے والوں کی نظر سے تو بچا لیں گی، لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے اس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پس ایک احمدی کو باریکی میں جا کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ یہ کرلیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آ سکتے ہیں۔

ایک روایت ہے حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوفناک چیز کا ذکر کرکے فرمایا کہ ایسا اس وقت ہوگا جب دین کا علم مٹ جائے گا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! علم کیوں کر مٹ جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھاتے رہیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفرین ہے زیاد! میں تمہیں مدینہ کا انتہائی سمجھدار آدمی سمجھتا تھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہود و نصاریٰ انجیل کی کتنی تلاوت کرتے ہیں مگر ان کی تعلیمات پر کچھ بھی عمل نہیں کرتے۔ (سنن ابن ماجہ)

پس اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دین کا علم دوبارہ قائم ہوا ہے۔ یہ روشنی اور نور ہمیں دوبارہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نور اور روشنی دوبارہ میسر فرمائی ہے۔ اگر اپنے آپ کو بدلیں گے نہیں تو صرف قرآن کریم پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور پھر ایسے لوگوں سے جو عمل نہیں کرتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیزاری کا اظہار فرمایا ہے کہ مجھ سے تمہارا کوئی حصہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ کاٹے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اصل یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جب تک مسلمان قرآن کریم کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور آج دیکھ لیں کہ ان کا یہی حال ہے ہر جگہ سے ماریں پڑ رہی ہیں۔ ان کے ملکوں میں آکر غیر ان کو مار رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ پابندی نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ''جس قدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جا رہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے''۔ (ملفوظات جلد ۳۔ صفحہ ۲۷۹۔ جدید ایڈیشن)

پس ہر احمدی اپنے جائزے لے، غور کرے، گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے جائزے لے۔ مائیں بچوں کو شروع سے ہی اس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ ہر روز کی تلاوت کے بعد جائزہ لینا چاہئے کہ اس میں بیان کردہ جو حکم ہیں، اوامر اور نواہی ہیں کرنے اور نہ کرنے کی باتیں ہیں۔ ہم کس حد تک ان پر عمل کر رہے ہیں۔ تبھی ہم اپنی اصلاح کی کوشش کر سکتے ہیں۔ پس دعا کے ساتھ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور اس کی ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے''۔ یعنی اس کی چابی اور طاقت دعا ہے۔ ''دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا''۔

(ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۹۳۔۱۹۲)

اللہ کرے کہ ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے منسوب کرتے ہیں۔ آپ کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بھی بن جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے والے بھی ہوں۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بھی ہوں اور جہاں ہماری سمجھ میں اور ہمارے عمل میں روک پیدا ہو وہاں خدا کے آگے جھکیں اس کے حقیقی عابد بنتے ہوئے اس سے راہنمائی چاہیں۔ اس سے عرض کریں کہ اے خدا! تو نے ہی کہا ہے کہ خالص ہو کر میرے آگے جھکو تو میں راہنمائی کروں گا اور ہدایت دوں گا۔ ہم ہدایت کے طلبگار ہیں۔ جب اس طرح دعائیں ہوں گی تو یقیناً اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

یہ جلسے کے دن جن میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک روحانی ماحول میسر فرمایا ہے ان میں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی بڑھائیں۔ حقیقی تقویٰ کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کریں، فہم حاصل کرنے کی کوشش کریں، سمجھنے کی کوشش کریں۔ ان جلسے کے دنوں میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوں گی۔ جن کا محور تو وہی ایک ہوتا ہے کہ تقویٰ۔ ان سے بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے علاوہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اس امر پر قائم کریں کہ ہم نے ان تین دنوں میں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ آپ لوگ جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں مختلف ملکوں سے آئے ہوئے ہیں۔ بعض واقف کافی دیر بعد ایک دوسرے کو ملے ہوں گے کہ اپنی محفلیں جما کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں باتیں کرتے رہیں اور جلسے سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ بلکہ جلسے سے ہر ایک کو جو شامل ہونے والا ہے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب بھرپور فائدہ اٹھائیں گے تو تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس جلسے کی برکات سے فیض حاصل کرنے والے ہوں۔

(آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا''۔

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی یا اپنے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں۔ نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم مظفر احمد صاحب ظفر مرحوم آف امریکہ کا ذکر خیر

سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ امریکہ

تقویٰ کا مضمون بہت باریک اور نہایت ہی اہم ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ تقویٰ سارے اسلامی احکامات کی جان اور علت غائی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ساری کی ساری تعلیمات کا خلاصہ صرف ایک لفظ تقویٰ میں بیان ہوا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف انداز میں سمجھانے کیلئے کم و بیش 242 مرتبہ تقویٰ کا مضمون بیان کیا ہے۔

تقویٰ کے معانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اپنی تفسیر کبیر میں لفظ تقویٰ کے تحت بیان فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر سے گذرو تو کیا کرتے ہو اس نے کہا یا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بس اسی کا نام تقویٰ ہے"۔

تقویٰ، وقی سے ہے جس کے معانی بچا، حفاظت کی اور اتّقی کے معنی ہیں بچا، اپنی حفاظت کی اس لفظ کا استعمال مذہبی کتب کے محاورہ میں گناہوں۔ برے کاموں۔ معصیت اور بری چیزوں سے بچنے کے ہیں۔ وقایۃ بھی اسی سے ہے جس کے معانی ڈھال کے ہیں یعنی اس کے ذریعہ انسان اپنے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔ گویا مومن تقویٰ کے ذریعہ اپنے لئے ایک ڈھال بناتا ہے۔ یا تقویٰ کو اپنے لئے ڈھال بنالیتا ہے جس کے ذریعہ وہ برے کاموں۔ بری خواہشات اور بری باتوں سے بچتا ہے۔ اور یہی تقویٰ کی اصل حقیقت اور غرض و غایت ہے گویا تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اسی کی رضا اور محبت کی خاطر اسی کو عظمت دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے"

تقویٰ کا مضمون قرآن کریم میں

چند آیات کا ترجمہ درج ہے جن میں تقویٰ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

ترجمہ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ (بقرہ:۱۹۸)

ترجمہ: اور رہا تقویٰ کا لباس تو وہ سب سے بہتر ہے۔ (اعراف:۲۷)

ترجمہ: اور تمہارا عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ (بقرہ:۲۳۸)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (مائدہ:۳)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ (حجرات:۱۴)

ترجمہ: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (حجرات:۱۱)

ترجمہ: انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (مائدہ:۹)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو۔ بے نیاز ہو۔ گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

(مسلم کتاب الزہد)

بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت درج ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اتقاھم" لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہو۔

ابن ماجہ کتاب الزھد میں یہ حدیث بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مروی ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے اُن کو مخاطب کرکے فرمایا۔

اے ابوھریرہؓ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گذار بن جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا قیام اور تقویٰ کا حصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے 4 مارچ 1889ء کے اشتہار میں فرمایا:

"آپ سب صاحبوں پر جو اس عاجز سے خالصاً لطلب اللہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں (حاشیہ میں اس بارے میں بیان فرماتے ہیں) بیعت کرنے کے لئے حاضر ہو جائے مگر جس مدعا کیلئے بیعت ہے یعنی حقیقی تقویٰ اختیار کرنا اور سچا مسلمان بننے کی کوشش کرنا"

(مجموعہ اشتہار جلد اوّل صفحہ 193)

اسی اشتہار میں آپ مزید فرماتے ہیں" یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہیں تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور اُن کا اتفاق اسلام کیلئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کیلئے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل بے مصرف مسلمان نہ ہوں ...... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلادے سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 198-197)

اس اشتہار میں حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنہیں اسلام کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور نہ اسلامی ضرورتوں کا کچھ فکر ہے غافل درویش نہ بنو کہ جن میں بنی نوع کی کچھ بھلائی نہ ہو۔

"بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کیلئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کیلئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 197)

آپ نے اپنی تصنیف لطیف "رسالہ الوصیت" میں احباب جماعت کو نصیحت فرمائی:۔

"سو راستباز بنو۔ تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھلاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے" رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 303)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

"اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے' (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

حضرت مسیح موعودؑ نے تقویٰ کی ان بنیادوں پر جو جماعت قائم کی ہے اس وقت اس کے افراد دنیا کے کم و بیش تمام ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور اُن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبیاں دوسروں کے مقابل پر بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ جو تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہیں الحمدللہ۔

امریکہ ہی میں ہمارے ہزاروں امریکن بھائیوں نے احمدیت قبول کی اور اپنے اندر روحانی اور اخلاقی تبدیلیاں پیدا کیں ان میں سے صرف ایک بھائی مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نہ صرف احمدیت قبول کی بلکہ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے وصیت بھی کی۔ جس سے آپ کے اندر ایک نمایاں تبدیلی اخلاقی و روحانی طور پر پیدا ہوئی جس کے بے شمار لوگ شاہد ہیں۔ آپ کی وفات 15 نومبر 1996ء کو ڈیٹن کے شہر میں ہوئی۔ آپ کی وفات پر جماعت احمدیہ نے ایک سپیشل ایشو احمدیہ گزٹ کا اردو اور انگریزی میں نکالا اس میں مختلف بزرگوں کے مضامین اور تاثرات آپ کے بارے میں شائع ہوئے چنانچہ اپریل 1997 کی اشاعت میں احمدیہ گزٹ میں جناب محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے انگریزی میں ایک مضمون لکھا جس کے بعض حصے خاکسار پیش کرتا ہے۔ محترم میاں نے لکھا۔

نومبر 1983 میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (جو کہ اس وقت امریکہ کے امیر اور مشنری انچارج تھے) نے افرو امریکن احمدیوں کے ساتھ دوسرے احمدیوں کی مواخات قائم کی بالکل اسی طرز پر جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت کے موقع پر انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات اور بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ میری مواخات برادرم مظفر احمد ظفر کے ساتھ ہوئی۔ یہ میرے لئے خوشی اور فخر کی بات تھی۔ ہم باوجود اس کے کہ ایک دوسرے سے سینکڑوں میل دور رہتے تھے لیکن وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھائی چارہ اور مواخات کا یہ بندھن مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا گیا اور اس دوران میں نے بہت قریب سے یہ مشاہدہ کیا۔ برادر مظفر احمد صاحب کے دل میں اسلام و احمدیت کے لئے بہت گہری محبت اور فدائیت پائی جاتی ہے۔ ایک خاص بات اُن میں یہ پائی جاتی تھی کہ وہ خدمت کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے اور اس کیلئے جب

انہیں ڈیوٹی دی جاتی تو وہ صرف دو لفظوں میں اس کا اظہار کرتے تھے۔ Yes Sir اور یہ الفاظ ان کے دل سے انتہائی جذبہ اور لگن سے نکلتے تھے جو کہ دل پر محکم یقین اور کام کرنے کی گارنٹی چھوڑ جاتے تھے''۔

محترم مرزا مظفر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ جب برادر مظفر احمد صاحب پہلی مرتبہ امریکہ سے ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرانے کیلئے گئے تو مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے سوالات کی ایک لمبی لسٹ بنائی ہوئی ہے جو کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے پوچھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ جوں ہی اُن کی نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نورانی چہرہ پر پڑی تو وہ جذبات کو قابو نہ رکھ سکے اور وہ سوالوں کی لمبی فہرست والا کاغذ انہوں نے اس وقت فولڈ کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ یہ اُن کی محبت اور خلافت کے ساتھ پوری فرمانبرداری کا پہلا زینہ تھا۔

محترم میاں مظفر احمد صاحب نے مزید لکھا کہ جب 1984ء میں ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کیا تو یو کے کے جلسہ میں ایک پریس کانفرنس ہوئی جس کی صدارت برادر مظفر احمد ظفر مرحوم نے کی اس موقعہ پر ایک پاکستانی جرنلسٹ نے آپ سے سوال کیا کہ اب جب کہ حکومت پاکستان نے احمدیوں کو نہ صرف غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے بلکہ اور قانونی پابندیاں اور جرمانے اور قید کی سزا بھی شامل ہے جس کی وجہ سے ایک عام احمدی کی زندگی...... اس آرڈیننس کی وجہ سے گویا ایک جرم بن گئی ہے...... تو کیا آپ امریکہ کے کانگرس مین اور سینیٹرز سے کہیں گے کہ امریکہ جو امداد پاکستان کی کرتا ہے اس کو بند کر دیا جائے'' اس کا جو جواب برادر مظفر احمد صاحب نے دیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کے دل کے اندر کس طرح اسلام اور احمدیت کی تعلیم نے اثر کیا تھا آپ نے اسے جواب دیا۔ NO نہیں۔ کیونکہ اس سے پاکستانی عوام کو نقصان ہوگا۔ اور ایسا ہم کبھی بھی نہیں کر سکیں گے۔ ہمارا جھگڑا ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ہے کہ انہوں نے ایسا قدم اٹھایا ہے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور جو انسانی بنیادی حقوق کے خلاف ہے اور مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور پھر ایسا قدم دستور اساسی آف پاکستان کے خلاف ہے۔ کیا ہی خوبصورت اور اچھا جواب تھا۔

محترم میاں صاحب نے آخر میں لکھا کہ اسلام کا احمدیت کا ایک بطل جلیل نڈر سپاہی اور جماعت احمدیہ کا خادم ہم سے جدا ہوا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ برادر مظفر احمد ظفر ڈیٹن کے رہنے والے تھے۔ اُن دنوں وہاں پر مکرم میاں محمد ابراھیم صاحب مرحوم مبلغ تھے محترم میاں محمد ابراہیم صاحب نے بھی برادر مظفر صاحب مرحوم کے بارے میں جو نوٹ لکھا اس میں آپ رقمطراز ہیں:۔

'' احمدیت قبول کرنے سے پہلے برادر مظفر عام نوجوانوں کی طرح بقول اُن کے مادر پدر آزاد۔ تمام اُن برائیوں میں مبتلا تھے جو امریکہ کا معمول ہے لیکن جوں ہی انہوں نے احمدیت قبول کی ان کی کایا ہی پلٹ گئی اور وہ ایک متقی اور پرہیزگار نوجوان کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ابدال و اقطاب کے برگزیدہ گروہ میں شامل ہو گئے۔ ایک جلسہ میں جو جماعت نے مسجد سے باہر شہر کے مرکز میں منعقد کیا اور جس میں اہالیان ڈیٹن Dayton کی ایک خاصی تعداد ایسے حکام کی بھی موجود تھی جو برادر مظفر کو اُن کے احمدی ہونے سے پہلے بھی اچھی طرح جانتے تھے برادر مظفر نے بعض ججوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں وہی ہوں جو متعدد مرتبہ مجرم کے طور پر آپ کے سامنے پیش ہوا لیکن احمدیت نے، مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن تمام عیوب سے مبرا کر دیا۔ جن میں مَیں نوجوانی میں مبتلا تھا۔

برادر مظفر احمد کی سابقہ اور موجودہ زندگی کا فرق نمایاں طور پر محسوس ہوتا تھا اور احمدیت کے مطالعہ اور مرکز احمدیت کے رہن سہن اور مخصوص اطوار نے اُن کی خداداد صلاحیت اور فطرتی نیکی کو اجاگر کر دیا''۔

اسی طرح برادر مظفر احمد صاحب ظفر مرحوم کی وفات پر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نے جو الفضل میں نوٹ لکھا اس میں وہ آپ کے اندر نمایاں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

1973 میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے ارشاد ملا کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کیلئے بیرونی ممالک سے بھی نمائندگان بھجوائے جائیں چنانچہ امریکہ سے ۷ افراد پر مشتمل وفد اس سال جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے بھجوایا گیا جن میں مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر بھی شامل تھے اور وفد کی قیادت کر رہے تھے انہیں ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے علاوہ قادیان کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوا جب یہ دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت اور قادیان کی زیارت کے بعد واپس پہنچے تو اُن کی کایا ہی پلٹ چکی تھی۔ اُن کی زندگی میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو چکا تھا۔ خلافت احمدیہ سے وابستگی اور امام جماعت کی ذات سے والہانہ عشق و محبت اور آپکے احکامات کی لفظاً لفظاً تعمیل وہ اپنے لئے ایک فریضہ سمجھنے لگے جماعتی کاموں میں دلچسپی اور اطاعت امیر کا بھی واضح جذبہ اُن کے اندر نظر آنے لگا۔ اس وفد کی واپسی کے بعد ڈیٹن میں جہاں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی فریضۂ دعوت الی اللہ بجا لا رہے تھے جماعت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر کو جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان کی زیارت کے تاثرات بیان کرنے کیلئے کہا گیا وہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے اپنی ملاقات کا ذکر کرنے لگے تو اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے اور زار و قطار رونے لگے حتی کہ ان کی ہچکی بندھ گئی اور اپنی تقریر کو جاری نہ رکھ سکے اور بیٹھ گئے''۔

برادر مظفر احمد صاحب ظفر مرحوم کی وفات پر جماعت احمدیہ امریکہ نے جو ریزولیشن پاس کیا اور جو احمدیہ گزٹ اپریل 1997 میں شائع ہوا۔ کا ایک حصہ پیش کرتا ہوں۔

Dr. zafr was a most dedicated and devoted Ahmadi ever ready at the callof Khalifatul Masih for whom he cherished enormous love and respect. He placed the demand and call of his faith over all his worldly demands and virtually lived the life of a true waqfe Zindgi

اللہ تعالیٰ ایسے بے شمار فدائی اور مخلص اور موصی جماعت کو عطا فرمائے آمین۔

اس مضمون کا آغاز تقویٰ کی اہمیت ضرورت اور برکات سے شروع کیا گیا تھا جس سے انسان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور اس ضمن میں برادر مظفر احمد صاحب مرحوم کا ذکر کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نصیحت

25 دسمبر 1897 کو حضور علیہ السلام نے تقویٰ کے متعلق جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی آپنے فرمایا۔

'' اپنی جماعت کی خیر خواہی کیلئے زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

'' آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کر سکیں کریں اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں اپنے عمل کردار بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو اسلام کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں'' الفضل انٹرنیشنل 23 اپریل 2004 صفحہ ۳

❁❁❁

بقیہ صفحہ (12)

کے صدران اور مجالس عاملہ کے ممبران، اسی طرح ریجن کی مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ اجتماعی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر ناصر باغ کے بارہ میں بتایا گیا کہ ۱۹۸۵ء میں یہ جگہ حاصل کی گئی تھی اور اس کا مجموعی رقبہ ساڑھے چھ ایکڑ ہے۔ یہاں مسجد کے علاوہ کھیلوں کے لئے گراؤنڈز ہیں۔ جہاں موسم گرما میں ۶۰ سے ۷۰ خدام روزانہ آکر کھیلتے ہیں۔ والی بال، فٹ بال اور دوسری کھیلیں ہوتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نمازوں پر حاضری کیا ہوتی ہے۔ نماز فجر اور مغرب و عشاء پر کتنے لوگ آتے ہیں۔ رخصتوں کے دوران کتنے لوگ آتے ہیں۔ حضور انور نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں کہ نمازوں میں حاضری کی تعداد بڑھنی چاہئے خصوصاً فجر کی نماز پر حاضری زیادہ ہونی چاہئے اور گرمیوں میں جو دن لمبے ہوتے ہیں اور مغرب و عشاء کی نمازیں عام دنوں کے لحاظ سے تاخیر سے ہوتی ہیں تو ان نمازوں میں حاضری بہت زیادہ ہونی چاہئے۔ لوگ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر آسکتے ہیں۔

حضور انور نے باری باری تمام جماعتی عہدیداران اور پھر مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدیداران سے تعارف حاصل کیا۔ ہر ایک نے اپنا نام اور اپنے شعبہ کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور نے عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر عہدیداران نے داڑھیاں رکھنی شروع کر دی تھیں لیکن اب لگتا ہے ارشاد پر عمل نہیں ہو رہا۔ چھوڑ رہے ہیں۔

تعارف کے بعد آخر پر بعض ممبران نے کہا کہ حضور انور ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں دو اڑھائی سال سے آپ کو نصائح کرتا آرہا ہوں ان پر عمل کریں۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح باہر اپنے مزاج رکھتے ہیں اسی طرح گھروں میں رکھیں۔ جو گھروں میں اچھے ہیں اسی طرح باہر بھی اچھے ہوں اور جو باہر اچھے عہدیدار ہیں وہ اپنے گھروں میں بھی اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اس پر عمل کر لیں تو بہت ہے۔

آخر پر مختلف گروپس کی صورت میں عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ آٹھ بجکر ۲۵ منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے ناصر باغ کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

ناصر باغ میں شام کے کھانے کے پروگرام کا باربی کیو کی صورت میں مقامی جماعت نے اہتمام کیا تھا۔ جس میں لوکل امارت گروس گیراؤ کے جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس تقریب میں رونق افروز رہے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الشکور ناصر باغ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ناصر باغ سے بیت السبوح فرنکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے اور رات دس بجے بیت السبوح آمد ہوئی اور حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ سالانہ 2005 کے موقع پر مجلس شوریٰ میں صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا یہ انتخاب منتخب شدہ نمائندگان کے ذریعہ ہوگا۔ ہر لجنہ اپنی مجلس کا اجلاس بلوا کر قواعد کے مطابق نمائندے چنے۔ چنے گئے نمائندوں کے نام دفتر لجنہ میں 25 نومبر تک پہنچ جائیں۔ انتخاب کے متعلق سرکلر نمبر 3/28.9.05 تمام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس کو یہ سرکلر نہ ملا ہو تو دفتر لجنہ سے جلد از جلد منگوائیں۔

(بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

سفر اور بیماری کی حالت میں روزہ کے احکام

حافظ عبدالشکور کرناٹک (بلاری)

اسلام دین فطرت ہے اور اس کے سب احکام عالمگیر طور پر رہنے والے تمام انسانوں کی فطرتوں اور طبائع کو ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں اور جن کی فطرتی تفسیر ایک طرف آنحضرت ﷺ کے ارشاد میں پائی جاتی ہے تو دوسری طرف آپ نے اپنی سنت مبارکہ میں ان احکامات پر عمل کر کے بھی دکھا دیا ہے اور آج جب کہ اسلام کی اشاعت تمام اکناف عالم حتی کہ بے آب و گیاہ صحراؤں اور جزائر یہاں تک کہ قطب شمالی ور قطب جنوبی میں بھی پہنچ چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل کامل حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ارشادات میں اور اپنی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کا نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔

روزہ سے متعلق آنحضرت ﷺ کے تمام ارشادات احادیث میں موجود ہے۔ جن پر آپ نے عمل کیا اور عمل کرایا لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ عوام الناس نے ان فطرتی احکامات کو چھوڑ کر اپنے اوپر بعض ایسے بوجھ لاد لئے ہیں جو قرآن و حدیث سے متصادم ہیں۔ جن میں بحالت سفر روزہ یا بیماری کی حالت میں روزہ بچوں کے بلوغت سے قبل روزہ رکھوانا اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ رکھنا شامل ہے حیرت کی بات ہے کہ اکثر عالم کہلانے والے، عوام کو محض اس خیال سے نہیں روکتے کہ وہ کہیں برا مان نہ جائیں۔ خاص طور پر غیر احمدیوں کے علاقوں میں نسل در نسل خلافِ تعلیمِ اسلام یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام حکم اور عدل بن کر تشریف لائے اور آپؑ نے ان تمام غیر فطرتی اور غیر ضروری بوجھوں سے بنی نوع انسان کو نجات دلائی۔ روزہ کے باب میں اللہ شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔

کہ اللہ فی الحقیقت تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہیں تنگی اور تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ روزہ جو سراسر رحمت ہے مسلمانوں نے لاعلمی اور نادانی میں اسے اپنے لئے زحمت بنالیا ہے کچھ لوگ تو اس بارہ میں تفریط میں جا پڑے ہیں اور انہیں رمضان کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔ رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برساتے ہوئے گذر جاتا ہے لیکن انہیں خبر تک نہیں ہوتی کہ رمضان آیا اور گذر گیا اور کچھ لوگ اس میں افراط سے کام لیتے ہیں۔ اور سارا اسلام روزہ ہی میں محدود سمجھتے ہیں اور ہر بیمار کمزور بوڑھے بچے حاملہ اور مرضعہ اور طالب علم سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ضرور روزہ رکھیں خواہ بیماری بڑھ جائے یا صحت کو نقصان پہنچے۔

اسلام دینِ فطرت ہے اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ وہ انسان کو اس راستہ سے ہٹا دے جو اس کی کامیابی کا راستہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے بعض احکامات کے سلسلہ میں بعض شرائط مقرر کر دئے ہیں تا کہ اگر وہ شرائط کسی میں پائی جائیں تو وہ اس حکم پر عمل کرے۔ اور اگر نہ پائی جائیں تو نہ کرے۔ مثلاً حج اور زکوۃ وغیرہ کے احکامات ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ومن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو اسے اور دنوں میں گنتی پوری کرنی ہوگی اور اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا" بیمار اور مسافر کیلئے روزہ رکھنے کی ممانعت کے سلسلہ میں اس زمانہ کے حکم اور عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں"۔

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ (بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء بحوالہ فقہ احمدیہ عبادات صفحہ ۲۹۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:-

رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزے رکھنا فی الحقیقت اگر آپ غور کر کے دیکھیں گے تو نیکی نہیں ہے کیونکہ انسان رمضان کے مہینہ میں آسانی سے روزہ رکھتا ہے اور وہ روزے رمضان کے بعد الگ رکھنے پڑیں تو پھر سمجھ آتی ہے کہ مشکل کام تھا۔ تو بعض لوگ نیکی کے بہانے آسانی چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ روزوں کو ٹر خائے جاؤ جتنے نکل جائیں ہاتھ سے نکل جائیں ورنہ مصیبت پڑے گی بعد میں تو اللہ نفس کو جانتا ہے اس لئے اللہ کو آپ دھوکہ نہیں دے سکتے۔"

حضور نے مزید فرمایا کہ " آپ دوبارہ اپنا تجزیہ کر کے دیکھ لیں آپ کو وہی معلوم ہوگا کہ اکثر سفر میں روزے رکھنے والوں نے اس وجہ سے روزے رکھے تھے کہ اب مہینہ چل رہا ہے سب روزے رکھ رہے ہیں ہم بھی رکھ لیتے ہیں بعد میں کون رکھتا پھریگا۔"

بعض والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھوا لیتے ہیں اور پھر فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بچے نے اتنے روزے رکھے ان کے روزے رکھوانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ بعد میں وہ اس کی تشہیر کریں دراصل یہ بچے پر ظلم اور روزہ سے اسے متنفر اور آئندہ چل کر محروم کرنے کے مترادف ہے۔

مرضعہ اور حاملہ کے متعلق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے روزے کو ساقط کر دیا ہے حدیث میں آتا ہے کہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور مرضعہ اور حاملہ سے روزہ ساقط کر دیا ہے"۔

روزہ کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کے کچھ ارشادات پیش ہیں: حضور فرماتے ہیں "کئی ہیں جو چھوٹے چھوٹے بچوں سے روزہ رکھوا لیتے ہیں حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کیلئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ 15 سے 18 سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزہ کا حکم 15 سے 18 سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہی بلوغت کی حد ہے پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزے رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ ہمیں روزے نہیں رکھنے

دیتے تھے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کیلئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو پندرہ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء بحوالہ فقہ احمدیہ صفحہ ۲۹۱)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کیلئے روزہ رکھنا نیکی نہیں پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشو و نما پا رہے ہیں اور آئندہ پچاس ساٹھ سال کیلئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کیلئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں ہو سکتا۔ مگر جن میں طاقت ہے اور وہ رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہے۔ (الفضل ۲ فروری ۱۹۳۳ء فقہ احمدیہ صفحہ ۲۹۱)

روزوں میں مسلمانوں کی طرف سے زبان حال سے اپنی ذات اور نسل کی قربانی کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے روزے نفس کو پاک کرنے اور مشقت کا عادی بنانے کے علاوہ غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرانے اور مومنوں میں قربانی کی روح کو ترقی دینے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں۔ حقیقۃً روزہ ایک بابرکت عبادت ہے۔ جن کو روزہ کا کم ہے وہ روزہ رکھیں جن جن کو روزہ کا حکم نہیں ہے مثلاً بیمار وہ روزہ نہ رکھیں اور اس کی گنتی بعد میں پوری کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزوں کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁❁❁

قطعہ

رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیر

پر غور کرتے ہوئے

جو بھی ہوگا ، ہوگا تیرے فضل سے رَبُّ الوریٰ
میری بگڑی تب بنے گی ہوگی جب تیری عطا
جھولی پھیلائے کھڑا ہے دیکھ ! اک تیرا فقیر
جو ہو تیری ، اس سے بہتر کون سی ہوگی عطا

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

بندگی

کیا شکر کروں تیری عنایات کا مولیٰ ❁ اے کاش کسی طور یہ حق کچھ تو ادا ہو
ہے بندگی تیری تو عجب شان کی حامل ❁ افلاک نشیں ہے جو ترے در کا گدا ہو
ہر روز مزے پاتا ہوں دنیا کے خدایا ❁ اک بار عبادت کا مزا بھی تو چکھا ہو
ہر ایک دعا جذب کی لذت سے ہو بھرپور ❁ جو لفظ کہے روح وہ ہونٹوں سے ادا ہو
دل میرا معلق ہو ترے گھر میں کچھ ایسے ❁ رگ رگ میں نشہ تیری عبادت کا بسا ہو
جو زاریاں تھیں تیرے محمدؐ کی دعا میں ❁ بس ان کی جھلک سی میرے سجدوں کو عطا ہو
تابع رہے یہ زیست سدا تیری رضا کے ❁ خوشنودی کی ہر آن مرے سر پہ رِدا ہو
روشن رہے یہ میرا جہاں نور سے تیرے ❁ محشر میں بھی یہ نور مرا راہنما ہو
بیٹھا ہوں تہی دست تری راہ میں یا رب ❁ ہے نام عطا، خیر سوالی کو عطا ہو

عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

طرح ساتھ اپنے خاوندوں کی اصلاح کر رہی ہوں گی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کر رہی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: جھوٹ سے بچو، لوگوں کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے لیکن خدا کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ ہر ماں سچ کو اختیار کرے اور ایسی بات نہ کرے جس سے سچ کے معیار متاثر ہوتے ہوں۔

حضور انور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابیہ نے اپنے ایک بچے کو بلایا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کوئی چیز دوں گی۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کچھ نہ دیتی تو تم جھوٹ بولتی۔ پس اس حد تک احتیاط کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ سچ کا دامن پکڑے رہنا چاہئے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ جب اس حد تک آپ کے عمل میں سچائی پیدا ہو جائے گی تو غیر محسوس طریق پر آپ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہی ہوں گی جہاں بچے تقویٰ اور سچائی کے ماحول میں پرورش پا رہے ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جھوٹ سے بچنے کے بارہ میں ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی عورت کو جھوٹ کے خلاف ایک جہاد کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اتنا سچا بنائیں کہ آپ کا ماحول آپ پر کبھی یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ آپ نے فلاں وقت فلاں بات کی تھی وہ جھوٹ تھی۔ آپ کا ہر عمل نیک ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: سچائی کی مثال ایک احمدی عورت کو ہونا چاہئے۔ آپ کی سچائی کی دھاک اس طرح بیٹھنی چاہئے کہ ہر ایک، ہر وقت آپ کا اعتبار کرنے والا ہو۔ اس حد تک آپ کی سچائی کا معیار ہونا چاہئے۔ جب آپ یہ معیار حاصل کر لیں گی تو جماعت کی سچائی کا معیار، آئندہ نسلوں کی سچائی کا معیار اس قدر پھیل جائے گا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ آپ پھیلتے چلے جائیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے تو کوئی نہیں جو احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ آپ کے اس سچائی کے معیار کے سامنے دنیا کا ہر بُت پارہ پارہ ہونا چاہئے۔ یہ معیار آپ اختیار کر لیں گی تو خدا کے حضور صدیقہ لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو "صدیقہ" کے معیار حاصل کرنے کی توفیق دے اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ایک احمدی عورت خدا کے ہاں کذّاب لکھی جانے والی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ایک برائی خیانت ہے۔ ہر احمدی کو اپنی امانت کے معیار کو بلند کرنا چاہئے۔ کبھی اس سے خیانت سرزد نہ ہو۔ پس خدا کا محبوب اور اس کا پسندیدہ بندہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو خیانت کے گند سے پاک کریں۔ کبھی کسی معاملہ میں کبھی بھی کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کے لئے شرائط بیعت رکھی ہیں ان پر غور کریں، ان کو پڑھیں، ان پر عمل کریں۔ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کریں۔ بیویاں اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں، اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔ جن پر جماعتی ذمہ داریاں ہیں وہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ملکی قوانین کی پابندی کریں۔ آپ نے ان نیکیوں پر نہ صرف خود قائم رہنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی قائم کرنا ہے۔ ان کی نیک تربیت کرنی ہے اور جماعت کی امانت سمجھ کر ان کی تربیت کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا: خدا کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ جب آپ کی عبادت کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بلند ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سب کو تقویٰ کی راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے آپ سمجھ سکیں کہ آپ نے کس طرح تقویٰ کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب جو ایک گھنٹہ جاری رہا MTA پر Live نشر ہوا۔ اس خطاب کا ساتھ ساتھ درج ذیل زبانوں میں رواں ترجمہ ہوا۔

انگریزی، عربی، جرمن، بنگلہ، فرنچ، البانین، ترکی، بلغارین، بوزنین اور فارسی۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد پونے دو بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نو بجے حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

28 اگست 2005ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ چار بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے حضور انور جونہی کرسی صدارت پر تشریف لائے جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔

غیر مسلم مہمانوں کے خطابات

جلسہ کی اختتامی تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل امیر صاحب جرمنی نے اس اجلاس میں آنے والے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ درج ذیل تین مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(۱) وریانا باڈے (Variane Bade) اس خاتون مہمان نے شہر Mannheim کی انتظامیہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کی۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Mannheim آمد پر خوش آمدید کہا اور کہا کہ رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں کے ذریعہ اتنا بڑا کامیاب اجتماع خوشی کا باعث ہے۔ اس مرتبہ آپ کو شہر کی طرف سے کچھ انتظامی مشکلات کا سامنا تھا مگر آپ کی پہچان یہ ہے کہ آپ مشکلات پر خوش اسلوبی سے قابو پا لیتے ہیں۔ میں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس بات پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ نئے سال کی آمد کے موقع پر آپ نے شہر کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہر کی صفائی وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ کی۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے شہر میں آپ کا یہ سالانہ جلسہ گیارھویں بار منعقد ہو رہا ہے۔ خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتی ہوں کہ وہ یہاں تیسری مرتبہ تشریف لائے۔

محترمہ نے کہا کہ ہمیں آپ پر فخر ہے اور آپ کا ماٹو ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ آپ کے ذریعہ اس شہر کی پوری دنیا میں شہرت ہو رہی ہے۔ یہاں آپ آزادی سے جلسہ کر رہے ہیں مگر پاکستان میں 1984ء سے جلسہ پر پابندی ہے یہ بات قابل افسوس ہے۔ اس ملک میں آپ کو مذہبی آزادی ہے جو آپ کا بنیادی حق ہے

(۲) کلاؤس ڈیٹر (Kalus Dieter) ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ آپ کا ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" یہ ایک بنیادی اصول ہے اور بھاری ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں نے اٹھائی ہے۔ یہ بات ہمارے اس شہر کے لئے اعزاز ہے کہ آپ گیارھویں بار یہاں اپنا جلسہ سالانہ کر رہے ہیں۔

موصوف نے کہا میں واپس جا کر وزیر اعلیٰ کو رپورٹ دوں گا کہ اس طرح کا مذہبی جلسہ بھی ہو سکتا ہے جو کثیر تعداد کے باوجود پرامن ہو۔

(۳) ڈاکٹر کلاؤس کیوبلر (Dr.Klaus Kubler) یہ صاحب پارلیمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ پاکستان میں الیکشن کے موقع پر جرمن حکومت کی طرف سے مبصر رہ چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایڈریس میں کہا مجھے خوشی ہے کہ آپ یہاں اپنا جلسہ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ پھر یہاں تشریف لائے ہیں۔ مجھے اس کی خوشی ہے اس سے جماعت احمدیہ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ موصوف نے کہا میں ربوہ پاکستان میں آپ کی مہمان نوازی سے لطف اٹھا چکا ہوں۔ یہاں آپ کو مذہبی آزادی ہے اور ہینز تائم میں آپ مسجد بھی بنا رہے ہیں جو شہر Mannheim کا ہمسایہ شہر ہے۔ اس کی ہمیں خوشی ہے بہت سے احمدی خاندان میرے دوست ہیں مجھے اس کی دلی خوشی ہے۔

ان غیر مسلم معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد جلسہ سالانہ کی باقاعدہ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزم طارق چیمہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم داؤد ناصر صاحب نے حضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں

سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

تعلیمی اعزاز حاصل کرنے والوں میں تمغہ جات کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے درج ذیل پندرہ طلباء کو گولڈ میڈل اور سرٹیفیکیٹ عطا فرمائے۔

ڈاکٹر راشد نواز صاحب، مظفر چاہدری صاحب، عامر عمران صاحب، محبوب عالم خالد صاحب، ودود احمد بھٹی صاحب، منیر ماجد رامہ صاحب، فہیم احمد صاحب، شاہد عمران احمد صاحب، مبشر احمد طارق صاحب، ولید سیٹھی صاحب، ذوالفقار احمد صاحب، معتمد احمد صاحب، وسیم احمد ملک صاحب، ساجد محمد صاحب، شہادت ثاقب اعوان صاحب۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب طلبہ کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا پانچ بجے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۴۰ کی تلاوت فرمائی۔ اور اس آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے ایک یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ آپؐ نے جنگ کے ذریعہ سے دوسروں کو زیر کر کے اسلام پھیلایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حیرت ہوتی ہے ایسے لوگوں کی سوچ پر جو اس رحمۃ للعالمین اور محبت دامن کے شہزادے کے بارہ میں ایسی باتیں کرتے ہیں اور تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ غیروں نے بھی اور اپنوں نے بھی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اس رحمۃ للعالمین کے بارہ میں غلط سوچ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم میں جنگ کی اجازت دی لیکن یہ اجازت ظلم کی انتہاء ہونے کے بعد ہے اور پھر اس بارہ میں بھی شرائط رکھی گئیں کہ کن حالات میں اجازت ہے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں آپؑ نے تین قسم کی لڑائیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ تصور ہی غلط ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے کہ آپ نے جنگوں کے ذریعہ سے اپنی طاقت قائم کرنے کی کوشش کی۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ کہ دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔ اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان شرائط سے باہر نکل کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں جنگیں کی گئی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جس کو مارا جا رہا ہے، جس پر ظلم کیا جا رہا ہے اُس کو اپنا دفاع کرنے کا تو حق ہے۔ اس بات پر مارا جا رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رَبُّنَا اللّٰہ۔ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ فرعون صفت لوگ کہتے ہیں کہ ہم مارتے چلے جائیں گے یہ ہمارا حق ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی معاہدات ہوئے تو اُس خون کا بدلہ لیا گیا جو مسلمانوں کا ظلم سے بہایا گیا۔ آجکل کے مخالفین تو زبردستی دوسرے ملکوں کو کہتے ہیں کہ تم شہریوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ لیکن ہم ان شہریوں کے ساتھ جو اپنے ملک میں ان کا آنا پسند نہیں کرتے جو چاہیں سلوک کریں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کیا اس کو یہ ظلم کا نام دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگوں میں اسوہ اور وہ ہدایات جو آپ لشکروں کو جنگ پر روانہ کرنے سے پہلے دیا کرتے تھے اس کا میں ذکر کرتا ہوں اور پھر ان حالات کو سمجھنے کے لئے کہ جنگیں کس طرح ہوئیں اسلام کے مکی زمانے کا ذکر کرتا ہوں تا کہ قتال کرنے کی اجازت کا پتہ چلے کہ کن حالات میں ملی۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب جانتے ہیں کہ کس طرح اسلام قبول کرنے والے پر ظلم ہوتا تھا۔ کوڑے مارے جاتے تھے، دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

رکھے جاتے تھے، عورتوں کو شرم گاہ میں نیزے مار کر قتل کیا گیا، دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں دوڑا کر جسم چیرے گئے۔ اڑھائی سال تک ایک گھاٹی میں محصور رکھا گیا۔ خوراک بند کردی گئی اور ہر طرح کا ظلم روا رکھا گیا۔ بچوں پر ظلم کئے گئے۔ ان حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان آئے کہ مرنا تو یوں بھی ہے۔ اجازت دیں تو ہم بھی ان کو جواب دیں۔ ان کو پتہ لگے کہ ظلم کے بدلے دیئے جاتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے عفو کا حکم ہے۔ ابھی لڑنے کی اجازت نہیں۔ اس ظلم کی وجہ سے آپؐ نے صحابہؓ کو ہجرت کی اجازت دی کہ ہجرت کر کے حبشہ چلے جاؤ۔ پھر مدینہ ہجرت ہوئی۔ پھر آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اجازت دی۔ حضور انور نے ہجرت کے اس واقعہ کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا۔ پھر مدینہ آنے کے بعد کفار کا غیظ و غضب بھڑ کا انہوں نے مدینہ کے سردار کو پیغام بھجوایا کہ یا تو ان مسلمانوں سے جنگ کردیا شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم مدینہ پر حملہ کریں گے اور سب کو قتل کردیں گے اور عورتوں کو اپنے لئے جائز کرلیں گے۔ پس ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ آپؐ کو جنگوں کا شوق تھا، اپنی طاقت منوانے کا شوق تھا۔

حضور انور نے فرمایا غلبہ پانے کے بعد ضرور پرانے بدلے لئے جاتے ہیں لیکن آپؐ نے فتح مکہ کے بعد ﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ﴾ کہہ کر سب کو معاف فرمادیا۔ آپؐ نے اخلاقی قدروں کو اپنے صحابہ میں رائج فرمایا اور ہمیشہ ان کے قیام کی تعلیم دی۔ آپ محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین تھے۔

جنگ بدر کے روز آپؐ نے دیکھا کفار کی تعداد ایک ہزار تھی اور مسلمانوں کی تعداد ۳۱۹ تھی جو راوی نے لکھا ہے۔ ۳۱۳ بھی آئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ خدا کے حضور پھیلا دیئے اور دعا کی اے اللہ جو وعدے تو نے میرے ساتھ کئے ہیں ان کو پورا کر دکھا۔ جو تو نے مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر دکھا اور آج اگر یہ مٹھی بھر لوگ ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ بچے گا۔ دعا کے دوران آپ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور چادر اوپر ڈالی اور کہا آپ کی سب دعائیں خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ جو وعدے کئے ہیں ضرور پورے ہوں گے۔ مسلمانوں کی یہ حالت تھی جس میں جنگ ہوئی۔ پھر جب جنگ کے دوران قیدی پکڑے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان قیدیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ تو آپ نے کہا ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیں، حضرت عمرؓ نے کہا آپ اجازت دیں تو ان کی گردنیں اڑا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے کو قبول فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش نہ تھی کہ ان کو قتل کریں یا نقصان پہنچائیں۔ آپ احسان کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے فدیہ مقرر کر کے سب کو چھوڑ دیا۔ جو غریب تھے ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا۔ جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کو دس دس بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری سپرد کی اور پھر رہا کر دیا۔ آپؐ نے دستور سے ہٹ کر ان کے ساتھ احسان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: کیا جس کو جنگی جنون ہو اُس سے ایسے اعلیٰ نمونے قائم ہوتے ہیں۔ کیا آج کے تہذیب یافتہ لوگ جنگی قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔

غزدہ بدر کے قیدی تو گھر تک پہنچے تھے اور قیدی بنائے گئے تھے اور آج کے یہ قیدی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے، وہاں پہنچ کر ان کو قیدی بنایا گیا اور جو بہیمانہ سلوک کیا گیا وہ اخبارات اور میڈیا میں آچکا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ میدان جنگ میں بزدلی نہیں دکھانی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ دشمن سے جنگ کی خواہش نہ کرو، خدا سے عافیت طلب کرتے رہو۔ اگر دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ یاد رکھو جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی سریہ کا امیر مقرر فرماتے تو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے اور فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر جہاد کے لئے نکلو۔ جہاد کرو، فساد نہ کرو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، بوڑھے لوگوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو، دھوکہ دہی نہ کرو، صلح جوئی سے رہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہے اسلامی جہاد کی اہمیت، اندھا دھند لوگوں کا خون بہاتے نہیں چلے جانا، تم بربریت کے لئے نہیں آئے، تمہارا مقصد امن قائم کرنا ہے۔ جنگ کے دوران بھی اور اس کے بعد بھی بدلہ لینے کے لئے نہ تو عورتوں کو کچھ کہنا ہے اور نہ بوڑھوں کو کچھ کہنا ہے۔ بچوں سے احتراز کرنا ہے۔ آج عراق میں ہزاروں بچوں کو مار دیا گیا، عورتوں سے بچے محروم کر دیئے گئے، بچوں سے مائیں محروم کر دی گئیں۔ بوڑھے مارے گئے اور عراق میں ایسے ہتھیار استعمال کئے گئے کہ ان کے ذکر سے شرم آتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب وہ لوگ غور کریں جو آپؐ کو قبول کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو مخالف ہیں وہ بھی غور کریں کہ اُس محسن انسانیت کا معیار کیا تھا۔ اب یہ لوگ دیکھیں خودکش حملوں میں کتنے مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں، کتنے معصوم امن کے نام پر گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ کوئی بچہ اپنی ماں سے جدا کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ماں اور بچے میں جدائی ڈالی خدا قیامت کے دن اُس میں اور اس کے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا۔ حضور انور نے فرمایا اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر تھا۔ اسلام کی تعلیم کا اثر تھا اور اس تعلیم کی روشنی میں خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی ہدایات سے نوازتے رہے اور جنگی لشکروں کو ہدایات دیتے کہ کسی راہب وغیرہ کو کچھ نہیں کہنا، مذہبی عبادت گاہوں کو نہیں چھونا، بچوں کو نہیں مارنا، عورتوں اور بوڑھوں کو نہیں مارنا، پھلدار پودے ضائع نہیں کرنے اور زمین کو برباد نہیں کرنا، بکری اور اونٹ کی کونچیں نہیں کاٹنی، کھجوروں کو برباد نہیں کرنا، دھوکہ دہی سے کام نہیں لینا اور نہ ہی بزدلی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد ظالم کے ظلم کے خلاف تھا۔ مظلوم کو ظلم سے بچانے کے لئے یہ جہاد تھا۔ اسلامی قدروں کے قیام کے لئے جہاد تھا۔ خدا کی توحید کے قیام کے لئے یہ جہاد تھا۔

حضور انور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ میں کسی مشرک کو شامل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اگر آپ کا مقصد صرف جنگیں کرنا تھا، قوت بڑھانا تھا تو پھر تو آپ کو کسی کی مدد پر خوش ہونا چاہئے تھا لیکن آپ کی غیرت نے یہ برداشت نہیں کیا کہ ایک ایسے شخص کی مدد لیں جو مشرک تھا۔ جبکہ ہر چیز کی کمی تھی، انفرادی قوت کی کمی تھی، موجود سامان کی کمی تھی، دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے مدد نہیں لی۔ جن کا مقصد صرف لڑائی کرنا ہے کیا وہ اس طرح آسانی سے ملنے والی کمک کا انکار کر سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ سے بچنے کی دعا کیا کرتے تھے لیکن جب وقت آجائے اور دشمن کی طرف سے لڑائی پر مجبور کر دیا جائے تو پھر مومن کی شان نہیں کہ ڈر کر رہے اور بزدلی دکھائے۔ جو بھی میسر ہے اس کے ساتھ اپنا دفاع کرے۔

حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں لاشوں کا مثلہ کیا جاتا تھا آجکل بھی لاشیں اس لئے نہیں دفنائی جاتیں کہ انسان کی لاش ہے بلکہ اس وجہ سے دفناتے ہیں کہ بیماریاں نہ پھیل جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ جو جنگ کے لئے ہتھیار ڈال دے یا اُس کی طرف سے جنگ نہ کرنے کا اظہار ہو تو پھر اُسے کچھ نہیں کہنا۔ جب دشمن جگہ چھوڑ کر چلا جائے تو پھر اُس کے پیچھے نہیں جانا۔ اس ضمن میں حضور انور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب ایک صحابی نے ایک ایسے مخالف کو قتل کر دیا تھا جو جنگ سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور پھر اُس نے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیا تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے بار بار اُس صحابی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن اس کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے مقابل پر تیرا کون مددگار ہوگا۔ اس پر اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے اپنی جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ آپؐ نے اتنی مرتبہ فرمایا کہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے دل نے چاہا کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: آج خدا کے نام پر کلمہ گو احمدیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کو دکھ دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں، بنگلہ دیش میں انڈونیشیا اور ملائشیا میں بھی۔ یہ لوگ کچھ ہوش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی حالت میں بھی اس کلمہ گو کو قتل کرنے پر سرزنش فرمائی تھی۔ آج تم لوگ نہتے احمدیوں کو قتل کرتے ہو۔ تمہارا اُس دن کیا حشر ہوگا جس دن کلمہ بھی اور خدا کا رسول بھی تمہارے خلاف گواہی دے رہا ہوگا۔ مولویوں کو ہوش کرنی چاہئے اور لوگ بھی ہوش کریں کہ کن لوگوں کے پیچھے چل کر اور ان کی بات مان کر وہ یہ ظلم کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ مدنظر رکھتے کہ دشمن سے بدلہ بھی اتنا ہی لینا ہے جتنی اس کی طرف سے زیادتی ہو اور پھر اس وقت تک لینا ہے جب تک وہ دشمنی قائم ہو۔ آپ کی زندگی میں کبھی یہ اعتراض نہیں اٹھا کہ آپ کی تعلیم کیا کہتی ہے اور آپؐ کس عمل پر قائم ہیں۔ آپ کے اخلاق کی تو اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ آپ اعلیٰ اخلاق پر قائم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد جنگ کرنا ہوتا تو صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ جنگ کر سکتے تھے۔ کفار کی کڑی شرائط ماننے سے انکار کر سکتے تھے لیکن آپؐ نے جو صلح جو تھے، نہیں چاہتے تھے کہ جنگ ہو اس لئے آپؐ نے معاہدہ کیا۔ آپؐ اس لئے گئے تھے کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں، عبادت کریں۔ آپ نے خانہ کعبہ کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے ایسی شرائط مانیں جن سے کفار کا ہاتھ اوپر رہتا تھا۔ صحابہؓ اس موقع پر اپنے حواس کھو بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ کہا کہ جانور قربانی کردو لیکن کوئی حرکت میں نہ آیا۔ آپ خود اٹھے تو سب نے اپنے جانور قربانی کر دئے۔

آپ نے اپنے صحابہؓ کو صبر کرنے اور واپس چلنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے خدا کی رضا کی خاطر کفار سے یہ معاہدہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے جلد فتح کے سامان عطا فرمائے۔

پھر فتح مکہ کے موقع پر جب آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس موقع پر بدلہ لینے کی بجائے فرمایا ﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ﴾ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ آپ ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپؐ نے ان کو بخشش کے سامان مہیا فرمائے کہ فلاں جگہ چلے جاؤ تو امن میں آجاؤ گے۔ آپؐ نے ہر جنگ میں شجاعت کے نمونے دکھائے لیکن جب فتح پائی تو معاف کر دیا۔ ظلم کے بدلے نہیں لئے۔ آپ کا مقصد جانیں لینا نہیں تھا۔ آپ کا مقصد ظالموں کو ظلم سے روکنا تھا۔ اخلاقی قدروں کو قائم کرنا تھا، مظلوموں کو ظلم سے بچانا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہر احمدی یہ جہاد کرے کہ اُس نے اپنے نفس کو پاک کرنا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور تعلیم کے مطابق معاشرے میں نیک نمونے قائم کرنے ہیں۔ مظلوموں کو ظلم سے بچانے کے لئے جہاد کرنا ہے۔ لہو و لعب میں پڑے مسلمانوں کو اس سے نکالنے کے لئے جہاد کرنا ہے۔ خدا کی توحید کے قیام کے لئے جہاد کرنا ہے، خدا کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے جہاد کرنا ہے۔ اس ملک کے ہر فرد تک پہنچانے کے لئے جہاد کرنا ہے۔ اس ملک میں مسجدوں کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کا جہاد کرنا ہے۔ اگر یہ جہاد آپ کر رہے ہیں تو ایسی روح قائم ہو جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرنا چاہتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اس جلسے کی برکات سے آپ نے جو حصہ پایا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا سکیں۔ جن نیک باتوں کی آپ کو عادت پڑ چکی ہے آپ کی زندگیوں میں جاری رہنے والی باتیں بن جائیں۔ آپ یہ عہد کریں پروگرام بنائیں کہ احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ پس اس پیغام کو لے کر باہر نکلیں اور پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر جلسہ سالانہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری میں مردوں کی تعداد 14504 ہے جبکہ لجنہ کی بچوں سمیت تعداد 15998 ہے اس طرح مجموعی طور پر جلسہ کی حاضری 30502 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال ان کے جلسہ کی حاضری 7 2 ہزار تھی۔ اس طرح امسال 3,500 ہزار کا اضافہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جرمنی سے ایک مرتد کا خط آیا تھا کہ جماعت اب ختم ہو چکی ہے جلسہ پر کوئی نہیں آئے گا۔ آؤ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ضروری اعلان

تمام امراء کرام صدر صاحبان و ممبران جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے دفتر ناظر اعلیٰ قادیان میں اپنا اپنا E-mail بنوا کر بھجوائیں تا کہ Internet کی سہولت سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔

دفتر ناظر اعلیٰ کا E-mail درج ذیل ہے۔ uliaqadian@yahoo.com

(ناظر اعلیٰ قادیان)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ آج یہ دیکھ گئے کہ گزشتہ سال سے ساڑھے تین ہزار سے زائد حاضری ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس طرح چھ بجکر ۲۵ منٹ پر جلسہ سالانہ کا یہ اختتامی اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ نے بڑے پُر شوکت انداز میں نعرے بلند کئے، سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور یہ الوداعی منظر بڑا ہی قابل دید تھا۔ مسلسل نعرے بلند ہوتے رہے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں کے گروپس نے کورس کی شکل میں ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ جب حضور انور یہاں سے رخصت ہوئے تو ۔ ''جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر''

اور ۔

''ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے''

دعائیہ نظمیں پڑھی جارہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد جلسہ گاہ Mannheim سے بیت السبوح فرنکفرٹ لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بجکر ۴۵ منٹ پر حضور انور ''بیت السبوح'' پہنچے جہاں نو بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور بیت السبوح میں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت جرمنی کے اس تیسویں جلسہ سالانہ میں جماعت جرمنی کے علاوہ درج ذیل ۳۲ ممالک سے ایک ہزار چار صد گیارہ مہمانوں نے شرکت کی۔ ہندوستان، پاکستان، جاپان، انڈونیشیا، بینن، سیرالیون، بورکینا فاسو، امریکہ، کینیڈا، یوکے، آئر لینڈ، سپین، فرانس، بیلجیم، آسٹریا، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ، سویڈن، ڈنمارک، ناروے، زمبابوے، سینیگال، ساؤتھ افریقہ، شارجہ، بلغاریہ، البانیا، میسیڈونیا، پولینڈ، پرتگال، نیوزی لینڈ، کوسووو، اٹلی۔ علاوہ ازیں پانچصد کے قریب زیر تبلیغ مہمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

29 راگست 2005ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ''بیت السبوح'' کے اردگرد کے علاقہ میں پیدل سیر فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ۶۰ خاندانوں کے ۳۱۹ افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقات کرنے والوں میں جماعت جرمنی کے علاوہ پاکستان، آسٹریا، انڈیا، سپین، بلجیم سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد سے ملاقات

دوپہر ایک بجے بلغاریہ سے آنے والے ۴۱ افراد (مرد و خواتین) پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت بلغاریہ سے فرمایا کہ اپنی تعداد بڑھائیں جس طرح آپ خود بطور داعی اللہ تبلیغ میں Involve ہیں اسی طرح باقیوں کو بھی شامل کریں۔

بلغاریہ میں مقیم ایک پاکستانی فیملی کے ایک بچے کی شادی بلغارین نو مبائع لڑکی سے ہوئی ہے۔ حضور انور نے اس لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نیک نمونہ قائم کریں اور اپنی بیوی کا خاص خیال رکھیں۔

حضور انور نے وفد سے فرمایا کہ بلغاریہ کے حالات کب درست ہو رہے ہیں کہ میں وہاں کا دورہ کرسکوں۔ سبھی نے بیک زبان کہا کہ حضور ہماری خواہش ہے کہ آپ بلغاریہ آئیں۔

حضور انور نے وفد کے احباب سے جلسہ سالانہ کے بارہ میں ان کے تاثرات دریافت فرمائے سبھی نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بعضوں نے ذکر کیا کہ ہم نے یہاں آکر بہت کچھ سیکھا ہے۔ وفد میں ایک زیر تبلیغ وکیل بھی شامل تھے جو جلسہ کے انتظامات سے اتنے متاثر ہوئے کہ بعد میں وقار عمل میں بھی حصہ لیتے رہے۔

اس وفد میں شامل بعض بلغارین احباب و خواتین اردو زبان بھی سیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے حضور انور سے اردو زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اس طرح زبان سیکھنے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے وفد کے تمام ممبران کو ''الیس اللہ بکاف عبدہ''، ''مولیٰ بس'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عنایت فرمائے۔

ایک بچے کے بارہ میں مبلغین نے بتایا کہ اس کو مبلغ بنانے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا ۔ وفد کے تمام ممبران نے تحفہ لیتے ہوئے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی اس کے بعد حضور انور نے دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔

دو بجے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ۴۸ بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ یہ تقریب آمین دوپہر تین بجے ختم ہوئی اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے نو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران ۶۰ خاندانوں کے ۳۱۰ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقات کرنے والوں میں جماعت جرمنی کے افراد کے علاوہ پاکستان سے آنے والے احباب اور البانیا کا وفد شامل تھا۔

نو بجے حضور انور نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

30 راگست 2005ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

دس بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے مجلس عاملہ کی ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ یہ میٹنگ گیارہ بجے ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد فرنکفرٹ و دیگر جماعتوں کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس ہوئی جس میں ۴۹ بچیوں نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امۃ النور رضا نے کی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث عزیزہ زوبیہ پروین نے پیش کی۔ بعد ازاں درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام بعنوان ''محمود کی آمین'' میں سے چند منتخب اشعار ''قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں'' عزیزہ نائمہ بھٹی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد عزیزہ ملیحہ ناصر نے ''نیکیوں میں مسابقت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں ''پیارے مہدی کی پیاری باتیں'' عزیزہ ثمینہ یاسمین بھٹی نے پیش کیں۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ عروسہ ثمر ناگی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں'' ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ کلاس کے آخر پر حضور انور نے بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور تیار شدہ پیک کھانا بھی بچیوں میں تقسیم ہوا۔ یہ کلاس قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اس کے بعد واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ عزیزم عبدالخبیر خان نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم باسل احمد بھٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔

بعد ازاں عزیزم شکیل احمد منیر نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد عزیزم عاصم بلال عارف نے ''امانتوں کی حفاظت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ ''پیارے مہدی کی پیاری باتیں'' عزیزم ودود احمد نے پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ سے منتخبہ اشعار عزیزم عثمان نوید نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور انور نے بچوں سے پوچھا کتنے بچے ڈاکٹر انجینئر، ٹیچر اور مبلغ بننا چاہتے ہیں۔ بچوں کی اکثریت نے مبلغ بننے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور انور نے مبلغ انچارج سے دریافت فرمایا کہ کتنے بچے جرمنی سے انگلینڈ جامعہ کے لئے جا رہے ہیں اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ چھ واقفین جارہے ہیں۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے ان واقفین نو بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل حضور انور کی طرف سے قلم نہیں ملے تھے۔ اس کے علاوہ بچوں میں حضور نے ڈائریاں بھی تقسیم فرمائیں اور بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ اپنی ڈائری لکھا کریں۔ یہ کلاس قریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔

ان دونوں کلاسز کا انعقاد MTA سٹوڈیو ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ میں ہوا۔ کلاسز کے اختتام پر حضور انور نے MTA کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔ لجنہ کی MTA کی ٹیم نے بھی اس موقع پر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ شعبہ MTA کے معائنہ کے بعد حضور انور نے بیت السبوح کے کچن کا معائنہ فرمایا یہاں مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا ہے اور کھانا کھلانے کا انتظام بھی اس کے ساتھ ایک ہال میں کیا گیا ہے ۔ حضور انور نے فرمایا اچھا کھانا تیار ہو رہا ہے۔ دوران معائنہ حضور انور سیکرٹری ضیافت کے دفتر بھی تشریف لے گئے۔ اس وزٹ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بچیوں کی تقریب آمین

پونے دو بجے حضور انور نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ جس میں ۴۹ بچیوں سے باری باری حضور انور نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گا پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ۴۲ خاندانوں کے ۱۹۲ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کے علاوہ پاکستان، پرتگال، امریکہ اور چیک ریپبلک سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

ناصر باغ کا وزٹ اور ریجن کے صدران اور مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد سات بجکر ۳۵ منٹ پر بیت السبوح فرنکفرٹ سے ''ناصر باغ'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پچیس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے حضور انور ناصر باغ پہنچے جہاں مقامی جماعت کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور استقبالیہ نغمات پڑھے۔ بعد ازاں حضور انور مسجد بیت الشکور ناصر باغ تشریف لے گئے جہاں ناصر باغ گروس گیراؤ ریجن

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء و صدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ ۲۰ نومبر تک خاکسار کو بھجوادیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوادیں تا کہ جن کو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء و صدر صاحبان کو بھجوادئے جائیں تا کہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

بقیہ صفحہ (۱)

برکات سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان دنوں کو دعاؤں میں گذارنا چاہئے حضور انور نے خطبہ کے شروع میں جس آیت کی تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دُعا کا طریق سمجھا دیا ہے پہلی بات تو یہ کہ صرف اپنی دنیاوی اغراض لیئے میرے پاس نہ آؤ بلکہ میری رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو جب مجھ سے مانگو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ میں تمہارے سے دور نہیں ہوں بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہوں میں دوڑتا ہوا آؤں گا مگر تم اس سلیقے سے مجھے پکارو جو میں نے تم کو بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے کبھی وہ بندے کی مانتا ہے اور کبھی وہ اپنی منواتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میری آواز پر لبیک کہو جو میں کہتا ہوں اسے مانو پھر میری دوستی مکمل ہوگی اس اعتبار سے صرف رمضان کے 30 دن ہی عبادت کے لئے نہیں بلکہ مستقل عبادت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا جس طرح آج کل رمضان میں ایک شخص نماز باجماعت کی ادائیگی قرآن مجید کی تلاوت اور تہجد کی طرف توجہ دے رہا ہے اسی طرح رمضان کے بعد بھی ان امور کی پابندی کرنی ہوگی ہمارے لئے کوئی دوستی اللہ کی دوستی سے بڑھ کر نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ دعا کے اندر صبر کا مفہوم پایا جاتا ہے دعا کی قبولیت کے لئے صبر سے مانگتے چلے جانا شرط ہے بیچ میں چھوڑ دینا مانگنے کا طریق نہیں ہے جو لگے رہتے ہیں وہ مقصود کو پا لیتے ہیں اور اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد: ۲۳)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے گھر کا بہترین انتظام ہے اور انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے گھر کا انجام فرمایا پس جب اللہ کی طرف سے نیک انجام کی خبر مل رہی ہو تو پھر مومن کو ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں ہے ایسے میں پھر ایسی دعائیں کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جو اپنی ذاتی لالچ کیلئے ہوں یا دنیوی محور کے اردگرد گھوم رہی ہوں۔ جب اللہ کی مرضی مل جائے گی تو اللہ اپنے وعدے کے مطابق خود ہمارا کفیل ہو جائے گا پس رمضان کے تیس دنوں کے بعد ہمارا صبر ٹوٹ نہ جائے بلکہ جو توجہ پیدا ہوئی ہے وہ آئندہ زندگی کا حصہ بنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے اللہ فرماتا ہے جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے اور ان دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے اور ان کے ذریعہ وہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے پس دعا بڑی دولت و طاقت ہے میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو تاکہ خاتمہ بالخیر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق بخشے کہ وہ دعاؤں میں لگا رہے اور ہر احمدی رمضان کی برکات کو سمیٹنے کی کوشش کرے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے تعلق سے چند احادیث نبویہ بھی بیان فرمائیں حضور نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کیلئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اے اللہ کے بندو دعا میں لگے رہو۔ حضور نے فرمایا جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو بھی آگے بڑھانے کی توفیق ملتے رہنے کیلئے بھی دعا کریں فرمایا یہ بھی دعا کریں کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلیہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے کہ وہ زمانے کے مامور کا انکار کر کے خدا کے غضب کو دعوت نہ دیں ہمارے دل تو بہر حال ان کی تکلیفوں سے بے چین رہتے ہیں خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعا پیش فرمائی جو حضور نے مسلمانوں کے حق میں کی ہے۔

☆☆☆

موونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کے شہداء اور زخمیوں کی فہرست

قبل ازیں بدر کے گزشتہ شمارہ میں اسکی خبر دی جا چکی ہے اب فہرست شائع کی جا رہی ہے

7 اکتوبر 2005ء کو نماز فجر کے وقت منڈی بہاؤالدین سے دس کلومیٹر دور ایک گاؤں مونگ کی احمدیہ مسجد میں اس وقت موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جبکہ روزہ رکھنے کے بعد لوگ نماز فجر کی ادائیگی میں مصروف تھے۔ اور نماز کی دوسری رکعت ادا کر رہے تھے۔ فائرنگ سے دو افراد موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ مزید چھ افراد نے ہسپتال پہنچ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح اس وقت تک 8 افراد شہید ہو چکے ہیں۔ جبکہ 20 افراد زخمی ہیں۔ زخمیوں میں سے 12 سالہ بچے سمیت دو کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کو فوری طور پر منڈی بہاؤالدین اور کھاریاں کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا۔ جبکہ ایک شدید زخمی کو لاہور میو ہسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ مونگ میں احمدی مسلمانوں کی تعداد 150 کے قریب ہے۔

شہید ہونے والے افراد کے نام درج ذیل ہیں:

(1) مکرم عابد خان صاحب ولد مکرم محمد اشرف صاحب، عمر 30 سال۔ (2) مکرم محمد اشرف صاحب ولد مکرم اللہ دتہ صاحب، عمر 73 سال۔ (3) مکرم یاسر صاحب ولد مکرم محمد اسلم صاحب، عمر 16 سال۔ (4) مکرم محمد اسلم صاحب ولد مکرم خوشی محمد صاحب، عمر 70 سال۔ (5) مکرم نوید صاحب ولد مکرم عبد الوحید صاحب، عمر 26 سال۔ (6) مکرم الطاف احمد صاحب ولد مکرم احمد خان صاحب، عمر 43 سال۔ (7) مکرم عبد المجید صاحب ولد مکرم محمد خان صاحب، عمر 30 سال۔ (8) مکرم راجہ لہراسپ صاحب، عمر 34 سال۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 2005ء میں اس نہایت افسوسناک سانحہ کا ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے شہید ہونے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ حضور نے فرمایا کہ: ”آج صبح منڈی بہاؤالدین پاکستان کے نزدیک ایک جگہ مونگ رسول ہے جہاں صبح فجر کی نماز کے وقت جب احمدی نماز ادا کر رہے تھے دو دہشت گرد، دہشت گرد تو نہیں کہنا چاہئے، مخالفین احمدیت ہی ہوں گے، دہشت گردی تو آپس میں جب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں ان کے لئے دہشت گردی ہے ہم نے تو جواب نہیں دینا۔ ہمارے ہاں تو جو حملے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے کہ ہم احمدی ہیں۔ بہر حال وہ مسجد میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے،۔ جس سے 8 احمدی شہید ہو گئے اور تقریباً 20 زخمی ہیں۔ شہید ہونے والوں میں دو بڑی عمر کے بزرگ تھے۔ ایک کی 70 سال اور دوسرے کی 73 سال عمر تھی۔ کچھ اور تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ باقی تقریباً سارے نوجوان ہی تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس کی عمر 16 سال ہے۔ ایک 12 سال کا بچہ بھی شدید زخمی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائے۔ ان کے رشتہ داروں، عزیزوں اور سب احمدیوں کو صبر اور حوصلے کے ساتھ، یہ بہت بڑا صدمہ ہے، اس کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے بھی خود سامان پیدا فرمائے۔ رمضان میں جہاں احمدی نیکیوں کے حصول اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یہ مُلّاؤں کے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان ٹولہ، سارے مسلمان تو ایسے نہیں ہیں ان میں سے ایک مخصوص ٹولہ ہے، یہ لوگ اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شاید ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو اس لئے ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ہم نے ایک منادی کی آواز پر یہ کہا، زمانے کے امام کی آواز پر یہ کہا جس نے ہمیں بلایا کہ اللہ کی طرف آؤ اور ہم نے اٰمَنَّا کہہ دیا۔ تو بہر حال اور تفصیلات آئیں گی تو انشاء اللہ کبھی ذکر کروں گا۔ فی الحال صبح ہی یہ واقعہ ہوا ہے زیادہ تفصیلات تو نہیں ہیں۔ لیکن ان دنوں میں جماعت کے لئے ہر شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا میں تینوں جگہوں پر خاص طور پر احمدی ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے“۔

اسی روز نماز عصر کے بعد 4:15 بجے سہ پہر مونگ رسول میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ربوہ، جہلم، گجرات، سرگودھا، راولپنڈی، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ سے آئے ہوئے 1300 سے زائد افراد شامل ہوئے۔ اس کے بعد 6 افراد کی تدفین ان کے آبائی قبرستان مونگ رسول میں ہوئی۔ اور 2 افراد کی تدفین ان کے بعض لواحقین کے انتظار کی وجہ سے بعد میں ہوئی۔

اس افسوسناک خبر کو سن کر احمدیوں کے علاوہ اردگرد کے علاقوں سے قریباً 1500 سے بھی زائد افراد مصیبت زدگان کے غم میں شریک ہونے کے لئے اس دن مونگ میں جمع تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کو اس کی رضا کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور زخمیوں کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا سے نوازے۔

سری لنکا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تعلیمی سرگرمیاں

محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

جزیرہ سری لنکا بھارت کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک آزاد جمہوری ملک ہے۔ اسکی آبادی قریباً ایک کروڑ اسی لاکھ ہے۔ اسمیں ساٹھ فیصد بدھسٹ، بیس فیصد عیسائی، بارہ فیصد ہندو اور آٹھ فیصد مسلمان ہیں۔ انگریزی کے علاوہ عموماً بدھسٹ اور عیسائی سنہالی اور ہندو اور مسلمان تامل زبان بولتے ہیں۔

خدا کے فضل سے اس جزیرے میں 1915ء میں احمدیت کا پیغام پہنچا تھا اور ایک مختصر جماعت قائم ہوئی تھی۔ ابتدا میں سلسلہ کے بعض قابل احترام بزرگ اور جید علما مختصر قیام فرما کر تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسکے بعد مکرم اے پی ابراہیم صاحب، مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر، اور مکرم مولانا بی عبداللہ صاحب بحیثیت انچارج مبلغین خدمات بجالاتے رہے۔

۱۹۵۸ سے ۱۹۷۸ کے طویل عرصہ تک کوئی مبلغ متعین نہیں ہوئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاکسار کو ۱۹۷۸ ماہ مارچ میں تین ماہ کے لئے بطور مربی مقرر فرمایا۔ بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں نظام جماعت کو ازسرنو مستحکم کیا گیا۔ ذیلی تنظیمیں قائم کرکے باقاعدہ تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۶ اپریل کو نہایت شاندار رنگ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس اثناء میں خاکسار کا ایک انٹرویو CHINTHAMANI تامل اخبار میں جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل شائع ہوا۔ ان تمام سرگرمیوں سے مخالف علما کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ ہر خطبہ جمعہ میں اور اسی طرح ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ جماعت کی شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ بالآخر مسلمانوں کی تمام تنظیموں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ نگمبو مسجد احمدیہ پر زبردستی قبضہ کیا جائے اسکے لیے اس مسجد کے سامنے حمایت الاسلام سکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ عام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسکے لئے انہوں نے ۲۲ر اپریل ۱۹۷۸ کا دن مقرر کرکے اس دن کا نام یوم الجہاد رکھا۔

چنانچہ ٹھیک ۵ بجے جلسہ شروع ہوا اس جلسہ میں شمولیت کے لئے دور و نزدیک کے علاقوں سے ہزارہا کی تعداد میں مسلمان جمع ہوئے۔ سب لوگ بہت خوش تھے کہ ہمیں ایک شاندار مسجد اور اس سے ملحقہ ایک ایکڑ زمین مفت ہاتھ آنے والی ہے۔ اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مسلمانوں کے ایک سیاسی لیڈر جو حکومت کے وزیر تھے ایم ایچ محمد نے کہا کہ لوگ کوئی ہنگامہ نہ کریں اس مسجد پر ہم قبضہ کرکے آپکو دیں گے۔

خداتعالیٰ کی معجز نمائی: لیکن خداتعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا جلسہ شروع ہوا ہی تھا کہ اچانک سخت سیاہ بادل فضاء آسمانی پر نمودار ہوا اور ساتھ ہی شدید بارش بھی شروع ہوئی تیز ہوائیں نہایت شدت کے ساتھ چلنے لگیں اور زوردار بجلی اور کڑک بھی ہونے لگی دیکھتے ہی دیکھتے جلسہ گاہ پانی سے بھرنے لگا اسکے ساتھ ہی کرنٹ بھی بند ہوگئی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا، تیز بجلی کی کڑک، تند ہوائیں، سخت بارش گویا قیامت کا نظارہ تھا۔ لوگ چاروں طرف ہراساں ہوکر منتشر ہونے لگے۔ بھاگتے ہوئے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ دیکھو خدا بھی قادیانی ہوگیا۔ اتنے پر سٹیج پر جہاں تمام طبقہ کے مسلمانوں کے علما، سیاسی لیڈران، بعض اسلامی ممالک کے سفرا براجمان تھے اچانک ایک بہت بڑا سانپ نکل آیا۔ پھر کیا تھا یہ محافظین ختم نبوت اور علماء دین متین اور دعویداران ورثۃ الانبیاء گھبرا کر سانپ سانپ کہتے ہوئے سٹیج پر سے کودنے لگے۔ بالآخر ایک دو گھنٹہ کے اندر اندر میدان بالکل صاف ہوگیا۔ سب لوگ تتر بتر ہوگئے۔ اور مسجد پر قبضہ کرنے کا خواب دھرے کا دھرا رہ گیا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری مسجد کا بال بھی کوئی بیکا نہیں کرسکا۔ اس واقعہ کے بعد احمدیوں کے ایمان میں نہایت مضبوطی پیدا ہوئی۔ خداتعالیٰ نے انہیں دنیوی لحاظ سے بھی بہت نوازا۔

اس مخالفت کے دوران ایک احمدی بزرگ مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم کا ایک معمولی ہینڈل پرنٹنگ پریس تھا مخالفوں نے پریس پر حملہ کرکے اسے توڑ پھوڑ کر سڑک پر پھینک دیا تھا اب خداتعالیٰ کے فضل سے انکے بیٹوں اور پوتوں، نواسوں کے پاس الگ الگ آفسیٹ پرنٹنگ پریس ہے جسکی تعداد ۲۵ بتائی جاتی ہے اس واقعہ سے قبل جماعت کے ایک فرد کے پاس صرف ایک سکوٹر تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ کئی موٹر کار، کئی وینیں اور بیسیوں موٹر سائیکلز ہیں

اسوقت پرانی جماعتوں کولمبو اور نگمبو میں بڑی مسجدیں اور مشن ہاؤسز ہیں انکے علاوہ پسیالہ۔ پولہ نارو ے، اور پتلم میں بھی جماعتیں اور مسجدیں ہیں

۱۹۸۳ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سری لنکا کی جماعتوں کا دورہ فرمایا تو مسجد احمدیہ پسیالہ میں بھی تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی تھیں۔ حضور انورؒ کی خواہش کے مطابق ایک ایکڑ پر مشتمل قطعہ زمین جس میں دو منزلہ بڑی عمارت بھی ہے خریدا گیا۔ حضورؒ نے اپنے دورہ کے دوران ۱۹۸۳ میں پہلی دفعہ نیشنل صدر کے طور پر مکرم محمد ظفراللہ صاحب کو مقرر فرمایا موصوف آجتک اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۹۷۸ سے لیکر ۲۰۰۰ تک خاکسار ہر سال خلیفۂ وقت کے ارشاد کے مطابق دو دو ماہ کیلئے سری لنکا کا دورہ کرتا رہا۔ اس اثناء میں تین طلبا جامعہ احمدیہ قادیان سے اور ایک جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم حاصل کرکے بطور مربی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۷۸ سے لیکر ابتک ہر سال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوتا رہا علاوہ ازیں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات بھی اپنے اپنے وقت میں منعقد ہوتے ہیں

۲۰۰۰ء کے بعد ۲۰۰۴ء میں اور ۲۰۰۵ء میں خاکسار کو خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق یہاں دورہ کرنے کی توفیق ملی اس اثنا میں ایک سے زائد وقت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب بھی یہاں تشریف لاکر نہایت کامیابی سے تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے خاکسار ۱۲ اپریل ۰۵ کو کالیکٹ سے کولمبو پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے پسیالہ میں دو منزلہ ہال تعمیر بنانے کا منصوبہ تھا اسکے سنگ بنیاد کی تقریب ۱۳ اپریل کو منعقد ہوئی۔ جسمیں خاکسار، مکرم نیشنل صدر صاحب مبلغین و عہدیداران نے بنیاد میں اینٹ نصب کی۔ اسکے بعد نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ کولمبو اور نگمبو سے بھی احباب تشریف لائے اسی دن شام کو سونامی سے متاثر تین مچھیرے خاندانوں کو تین بوٹوں کا عطیہ دیا گیا۔ اسی طرح نگمبو احمدیہ جوبلی ہال میں تربیتی اجلاس ہوا۔

۳۰ اپریل کو احمدیہ جوبلی ہال نگمبو میں وسیع پیمانے پر جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد کیا گیا جسمیں مکرم مولوی امین صاحب مبلغ کولمبو، مکرم مولوی مناف جہاں صاحب مبلغ پسیالہ، اور خاکسار نے خطاب کیا۔

اسی طرح ہمنے ایک وفد کی صورت میں سونامی سے متاثر علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں ہزاروں گھر تباہ ہوگئے ایسا لگتا تھا کہ بلڈوزر کے ذریعہ تمام علاقہ کو مسمار کردیا گیا ہے۔ ان متاثرین کی امداد کے لئے لندن کے احمدیوں کی ایک تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے تین ماہر ڈاکٹروں اور چار معاونین پر مشتمل ایک وفد یہاں پہنچا۔ اور جنوبی سری لنکا میں متاثر ماترا علاقہ میں پہنچا۔ یہ وفد اپنے ساتھ ۳۰ لاکھ روپے (لنکن کرنسی) کی دوائی وغیرہ ساتھ لائے تھے انہوں نے کئی جگہ میڈیکل کیمپ لگائے اور ہزاروں مریضوں کا مفت علاج کیا۔ ڈکاویلی گاؤں میں چالیس کے قریب کشتیوں کی مرمت کی گئی۔ انہیں ۱ لاکھ روپے قیمت کے مچھلی پکڑنے والے جال خرید کردئے گئے۔ مشرقی علاقہ مرودامنائی میں متاثرہ لوگوں کو جماعت احمدیہ لنکا کی طرف سے پانچ لاکھ روپے کی ضروریات زندگی کا سامان دیا گیا۔

۲۸ اپریل، ۲ مئی۔ ۵ مئی کو کولمبو مشن ہاؤس میں تبلیغی اور سوال و جواب کی کلاس منعقد کی گئی۔ جسمیں بعض غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی ۷ مئی کو واقفین نو کا ایک خصوصی اجلاس مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو کی زیر صدارت مسجد احمدیہ نگمبو میں ہوا۔ مکرم نیشنل صدر صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔ ۷ مئی کو لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں خاکسار نے تقریر کی۔ ۹ مئی کو خاکسار کی کیرلہ کے لئے روانگی سے قبل ملکی سطح پر ایک اجلاس مکرم نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت کیا گیا۔ جسمیں مکرم نظام خان صاحب صدر جماعت کولمبو، مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت نگمبو۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔

احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد: اس تربیتی اجلاس کے معاًبعد مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔ خاکسار کے علاوہ مکرم نیشنل صدر صاحب اور مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان نے بنیاد میں پتھر نصب کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ دوسرے دن خاکسار کولمبو سے روانہ ہوکر اسی دن کالیکٹ واپس پہنچا۔

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2005 تک ارسال کردیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From .... to .... Date........................
Class........................Seat/ Berth........................
Train No........................ Train Name........................
Male/Femail........................ Age........................

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپکے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

پاکستان میں دینی جماعتوں کے ریلیف کیمپ

پاکستان میں آنے والے حالیہ زلزلہ میں جہاں بہت سے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے اپنے ریلیف کیمپ لگائے ہیں وہاں ساتھ ہی پاکستان کی دینی جماعتوں نے بھی اس موقع پر زلزلہ زدگان کیلئے اپنے ریلیف کیمپ تو قائم کر رکھے ہیں۔

اس تعلق میں بی بی سی کے نمائندہ کے مطابق رپورٹ دی گئی ہے کہ ہر دینی جماعت اپنے ہی فرقہ کے لوگوں میں امداد تقسیم کر رہی ہے۔ چنانچہ بی بی سی کے نمائندہ کو ایک شخص نے بتایا کہ پاکستانی فوج تو ریلیف تقسیم کرنے میں کسی قسم کی تفریق نہیں برت رہی ہے لیکن یہ سامنے جو اہل حدیث کا ریلیف کیمپ لگا ہوا ہے اور انہوں نے اپنا اہل حدیث کا بینر لگایا ہوا ہے وہ صرف اہل حدیث کی ہی مدد کر رہے ہیں۔ اسی طرح جماعت اسلامی کا جو کیمپ لگا ہے وہ لوگوں سے جماعت اسلامی کا رکن پوچھ کر ہی ان کی مدد کرتے ہیں کسی غیر کی نہیں۔

26 اکتوبر کو اپنے نشریہ میں بی بی سی نے ساتھ ہی ایک خبر یہ بھی نشر کی ہے کہ ملیشیا کا ایک سکھ اپنے دوستوں کے ساتھ صوبہ سرحد میں ریلیف کیمپ لگانے آیا ہے جس نے اپنے ریلیف کیمپ کے اوپر بلا لحاظ مذہب وملت ریلیف تقسیم کا بورڈ لگایا ہے۔ بی بی سی کا یہ نشریہ پاکستان کی دینی جماعتوں کی سوچ اور ان کی تنگ دلی کا آئینہ دار ہے۔

اور ساتھ ہی یہ بات بھی ظاہر کرتا ہے کہ ایسے ماحول میں بھی یہ لوگ اپنے فقہ کے گھسے پٹے فتوؤں کو اپنے ساتھ چمٹائے ہوئے ہیں کیونکہ ہر فرقہ اپنے فتویٰ کی رو سے دوسرے کو کافر اور مرتد قرار دیتا ہے اور مرتدوں کیلئے تو ریلیف کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ❀

صوبہ سرحد میں پہاڑوں سے گرنے والے پتھروں سے کئی لوگ ہلاک

گزشتہ دنوں صوبہ سرحد کی الائی تحصیل کے پہاڑوں سے لوگوں نے دھنواں اٹھتا دیکھا جس کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے اور آتش فشاں کے پھٹنے کا خیال پیدا ہو گیا۔ اس موقع پر پہاڑوں سے گرنے والے پتھروں کی زد میں آکر کئی لوگ مر گئے جس کے نتیجہ میں تھاکوٹ سے الائی جانے والی دس کلو میٹر لمبی پہاڑی سڑک بند ہو گئی ہے۔ اس واقعہ نے اس علاقہ کے پریشان حال لوگوں میں اور زیادہ خوف وہراس پھیلا دیا ہے۔ اب تک اس علاقہ میں امدادی کام صرف ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ ہی کیا جا رہا ہے۔ اب جبکہ موسم سرما کی شروعات ہو چکی ہے اور برف باری نے یہاں کے پہاڑوں میں سفید چادر پھیلا دی ہے تو حکام وہاں سے ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو نکالنے میں سخت پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ❀

زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کا خصوصی اجلاس

گزشتہ ہفتے زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے اقوام متحدہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں غیر ممالک نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ اگر امداد دینے والے ممالک نے وقت پر اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا تو پاکستان میں زلزلہ سے مرنے والے لوگوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ لوگ بھوک سردی اور زخموں سے مر جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے امداد کے چیف کو آرڈی نیٹر رشید خلکوف نے کہا ہے کہ تباہی منڈلا رہی ہے ہزاروں لوگ بے آسرا ہیں راحت کا کام کرنے والے ورکروں کو دسمبر تک لاکھوں لوگوں کو پناہ مہیا کرنی ہے کچھ اسی قسم کی تشویش کا اظہار اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے بھی اپنی تقریر میں کیا انہوں نے امیر ممالک کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔ اس بات کا بھی اظہار کیا گیا کہ پاکستان نے پہلے تو ہلاکتوں کا صحیح اندازہ نہیں لگایا اور اب وہاں کی حکومت اور دیگر تنظیمیں امداد کے معاملہ میں صرف بیرونی وسائل کی ہی منتظر ہیں۔ ❀

دنیا کے کئی ممالک میں برڈ فلو پھیلنے کا خطرہ

خبروں کے مطابق تھائی لینڈ روس اور ترکی سمیت دنیا کے کئی ممالک میں برڈ فلو پھیل جانے کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے اس کے باعث ان ممالک میں ہزاروں پرندے مارے گئے ہیں برطانیہ نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ آج نہیں تو کل برطانیہ بھی اس میں گھر سکتا ہے دوسری طرف تھائی لینڈ کی چڑیوں میں برڈ فلو کے وائرس ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے رومانیہ میں حکام نے ملک کے زون نمبر ۲ میں تمام پولٹری کو ہلاک کر دیا ہے تاکہ یہ بیماری پھیل نہ سکے۔ اسی طرح یورپ میں پہلے شخص کے برڈ فلو کا شکار ہونے کے بعد عالمی ادارہ صحت نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ گھبراہٹ میں آکر برڈ فلو کم کرنے والی دوا نہ خریدیں۔ شام میں بھی برڈ فلو کے پھیلنے کے خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ شام کے زرعی اصلاحات کے وزیر نے بڑے بڑے شہروں میں تمام پولٹری فارمز کے بند کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ ❀

عراق میں نئے آئین پر اتفاق

عراق میں کروائے جانے والے ریفرنڈم کے بعد نئے آئین پر اتفاق رائے ہو گیا ہے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان اس تعلق میں اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں کہ یہ خام خیالی ہے کہ نئے آئین کے اتفاق رائے ہو جانے کے بعد تشدد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جبکہ امریکہ کے سابق وزیر خارجہ نے بھی ان کے اس خیال کی تائید کی ہے۔ بقول ان کے عراق میں کرایا جانے والا ریفرنڈم وہاں کے شیعہ سنی اختلافات اور کردوں کی بے چینی کا حل نہیں ہے۔ ❀

پاکستان نے اسرائیلی امداد بھی قبول کر لی

پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زلزلہ سے متاثرہ ملک کیلئے اسرائیل اور امریکہ کے یہودی طبقے کی جانب سے پیش کی جانے والی امداد کو قبول کرے گا۔ اسرائیل کو تسلیم کئے بغیر اور سفارتی تعلقات کے بغیر ہی مالی امداد اور ساز وسامان کی پیشکش کو قبول کرنے کے پاکستانی فیصلے پر جہاں امریکی اور عالمی یہودی طبقے امریکہ اور مغربی ممالک کی جانب سے خیر مقدم کیا گیا ہے تو وہیں پاکستان کے صدر پرویز مشرف کے اس فیصلے نے متعدد سوالات کو جنم بھی دے دیا ہے۔

صدر پرویز مشرف کے اس فیصلے نے سفارت کاری اور خارجہ پالیسی کی دنیا میں کسی ملک کو تسلیم کئے بغیر اعلانیہ طور پر امداد کی پیشکش قبول کرنے کی پاکستان کی جانب سے پہلی روایت قائم کی ہے۔ امریکن جیوئش کانگریس کے چیئرمین نے صدر مشرف کے اس فیصلے کو ۱۷ ستمبر کو نیویارک میں جیوئش کمیونٹی سے خطاب کے بعد صدر مشرف کی جانب سے جیوئش کمیونٹی سے مزید مثبت تعلقات کی جانب ایک اور قدم قرار دیا ہے۔

صدر پرویز مشرف نے زلزلہ متاثرین کیلئے اسرائیلی امداد کی پیشکش کو قبول کرنے کے بعد یہودی تنظیم کے سربراہ سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم امریکی یہودیوں کی جانب سے بھی مدد کا خیر مقدم کریں گے اسرائیلی امداد آئندہ چند روز میں اسلام آباد پہنچ جائے گی اسی دوران نئی دہلی میں اسرائیلی سفیر نے پاکستان کی تاریخ کے بدترین سانحہ پر مشرف سے افسوس کا اظہار کیا ہے جبکہ نیویارک سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسرائیل کی مالی امداد اور ساز وسامان اعلانیہ طور پر پاکستانی سرزمین پر آئے گا حالانکہ ابھی پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں ہے۔ اسرائیلی امداد کو صدر پرویز کی جانب سے قبول کئے جانے کا انکشاف امریکی یہودی تنظیم امریکن جیوئش کانگریس کے ایک تحریری بیان میں کیا ہے جو ۱۱ اکتوبر کی شام کو جاری کیا گیا تھا۔

(بحوالہ روزنامہ انقلاب ممبئی 14 اکتوبر 05)

خوست کی مسجد میں بم دھماکہ عالم دین سمیت ۱۶ افراد جاں بحق

گزشتہ دنوں کابل، افغانستان میں حملے اور دھماکے کے نتیجے میں دو پولیس اہلکار سمیت ۱۸ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ پاکستانی اخبار جنگ کے مطابق قندھار میں پولیس کے قافلہ پر حملہ کے نتیجے میں دو افغان پولیس اہلکار ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے جبکہ خوست کی مسجد میں بم دھماکہ کے نتیجہ میں معروف عالم دین سمیت ۱۶ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

دریں اثنا صوبہ خوست کی ایک مسجد میں بم دھماکہ کے نتیجہ میں معروف عالم دین سمیت ۱۶ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ پولیس ترجمان کے مطابق گزشتہ دنوں خوست کے ضلع زنانی کی ایک مسجد میں عین نماز کے وقت بم کا زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں معروف عالم دین مولوی محمد خان سمیت ۱۶ افراد جاں بحق اور کئی زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ متعدد زخمیوں کی حالت نازک ہے ملا محمد خان صوبائی علماء کونسل کے رکن تھے۔ افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے حکومت کے حامی عالم دین ملا محمد خان کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ❀

جماعت احمدیہ پاکستان نے زلزلہ زدگان کے لئے امدادی مہم جاری رکھی ہے

8/ اکتوبر 2005 کو پاکستان کے قیامت خیز زلزلہ میں ایک لاکھ سے زائد افراد کی ہلاکتوں کی اطلاع کے ساتھ ساتھ پہاڑی علاقوں کے جیسیوں گاؤں کے منہدم ہو جانے اور ہزار ہا اشخاص کے زخمی ہو جانے کی خبریں قارئین بدر کے گزشتہ شمارہ میں پڑھ چکے ہیں اس زلزلہ میں بالاکوٹ اور گڑھی حبیب اللہ میں ۹۹ فیصد مکانات تباہ ہو گئے ہیں مظفر آباد کی فوجی چھاؤنی میں سینکڑوں فوجیوں کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ہے سرکاری عمارتیں سکول کالج ہسپتال زمین بوس ہو چکے ہیں اطلاعات کے مطابق ہزارہ ڈویژن میں قریباً ستر فیصد مکانات تباہ ہو چکے ہیں زلزلے کے بعد آنے والی سردیوں میں بچ رہنے والوں کو محفوظ رہائش مہیا کرنا بھی ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔

ایسے میں جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطن متاثرین کے ساتھ ہمدردی میں برابر کی شریک ہے اور زلزلہ کے بعد ہی جماعت نے اپنی فوری امدادی مہم کا آغاز کر دیا تھا چنانچہ متاثرہ علاقوں میں نظام جماعت کے تحت جانے والی ٹیمیں مصروف عمل ہیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی ایک خبر کے مطابق اس مقصد کے لئے عطیات کی رقوم انسانی ہمدردی کی مد کے تحت وصول کی جا رہی ہے۔

احباب جماعت کی معجزانہ حفاظت

اس خوفناک سانحہ میں عمومی طور پر احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے ہیں الحمدللہ مظفر آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک احمدی دوست مکرم عبد الاکبر صاحب کا مکان زلزلہ سے منہدم ہوا اور ان کے بھائی مکرم ڈاکٹر عبد الخالق صاحب کی ٹانگ پر فریکچر آیا ہے دیگر اہل خانہ محفوظ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ متاثرین کا حامی وناصر ہو۔ ❀

درخواست دعا

مکرم کے اے نذیر احمد کارکن دفتر انصار اللہ بھارت کو قریباً ایک ماہ قبل دائیں طرف ہلکا فالج کا حملہ ہوا۔ علاج جاری ہے الحمدللہ کہ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت رمضان کے اس مبارک مہینہ میں موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | Ist Nov 2005 | Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ہرعورت اور ہر مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔آج کی مائیں اگر تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔

آیات قرآنی کے حوالہ سے مختلف معاشرتی برائیوں سے بچنے کے لئے تفصیلی نصائح۔(جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مستورات سے خطاب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے ذریعہ زبردستی اسلام کو پھیلانے کا الزام سراسر جھوٹا اور خلاف واقعہ ہے۔آپؐ کا جہاد ظالم کے ظلم کے خلاف اور مظلوم کو ظلم سے بچانے کے لئے تھا۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم وکردار کے حوالہ سے اسلامی جنگوں کی حقیقت کا ایمان افروز بیان۔(جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب)

بلغاریہ سے جماعتی وفد سے ملاقات۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ۔ واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ بچوں اور بچیوں کی الگ الگ تقریبات آمین۔ ناصر باغ کا وزٹ۔فیملی ملاقاتیں

(رپورٹ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27اگست2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مستورات سے خطاب

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن تھا۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔15ہزار سے زائد خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔جلسہ سالانہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام۔

زندہ وہی ہیں جو خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

میں سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے گئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل آٹھ طالبات کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے:عزیزہ شمائلہ جاوید صاحبہ، مریم غفار صاحبہ،نبیلہ احمد صاحبہ،فرزانہ مجید صاحبہ، مریم احمد صاحبہ،ثروت قدیر صاحبہ،منزہ عاقل خان صاحبہ، عطیۃ البشیر خان صاحبہ۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب طالبات کے لئے مبارک کرے۔آمین

اس کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحجرات کی آیات نمبر 12 تا 14 کی تلاوت کے بعد ان آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا: یہ ہے وہ بنیادی تعلیم جو اگر معاشرہ میں رائج ہو جائے تو یہ دنیا انسان کے لئے جنت بن جائے۔

حضور نے فرمایا: عورتوں کی آبادی دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔اگر عورت کی اصلاح ہو جائے اور وہ تقویٰ پر قائم ہو جائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد اور جھگڑے جنہوں نے دنیا کو برباد کیا ہوا ہے ختم ہو جاتے ہیں۔حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے ان آیات میں بعض برائیوں سے رکنے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔

یہ بات عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے مقابل پر دوسرے کو عموماً اپنے سے کمتر محسوس کرنے کی کوشش کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کی نصیحت فرمائی کہ کسی دوسری قوم کو بُرا نہ سمجھو۔تم جس کو بُرا سمجھ رہے ہو ممکن ہے وہ خدا کے نزدیک تم سے بہتر ہو۔اور جس کو تم اچھا سمجھ رہے ہو وہ خدا کے نزدیک بُرا ہو۔

حضور نے فرمایا: یاد رکھو کہ یہ صرف خدا کو پتہ ہے وہی غیب کا علم رکھتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ کون برا ہے اور کون اچھا ہے اور دلوں میں کیا بھرا ہوا ہے۔کس نے آئندہ کس حالت میں ہونا ہے۔تم جس کو بُرا جانتی ہو اس کو آئندہ نیکیوں کی توفیق مل جائے اور جو نیک ہے اس کو بُرائیاں مل جائیں۔پس جب تم کسی کے بارہ میں علم نہیں رکھتیں تو پھر بلاوجہ اس کے بارہ میں رائے زنی کرنے،تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حضور نے فرمایا: جب تم کسی کو حقیر سمجھ کر ذلیل کرنے کی کوشش کرتی ہو۔پبلک میں بیٹھ کر،مجلس میں بیٹھ کر مذاق کیا جاتا ہے،تحقیر کی جاتی ہے،طنز کئے جاتے ہیں تو اس سے جہاں معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں عورت گنہگار ہوتی ہے۔کسی کے بارہ میں یہ کہہ کر بات کرتی ہے کہ مَیں اس کو اچھی طرح جانتی ہوں، یہ ہے ہی ایسا۔اس کا سارا خاندان ہی ایسا ہے۔اس طرح اس کی برائیاں بیان کرتی ہے۔حضور نے فرمایا کہ یہ دعوے باریک نظر سے دیکھیں تو خدائی کے دعوے ہیں گویا یہ اظہار ہے کہ مَیں غیب کو جانتی ہوں۔

حضور نے فرمایا: پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنا، برائیاں تلاش کرنا چھوڑ دو۔اللہ سے ڈرو۔یہ باتیں تم کو خدا سے دور کر دیں گی،اور پھر ان باتوں کو اختیار کرنے کی وجہ سے مزید گند میں پڑتی چلی جاؤ گی اور فاسد کہلاؤ گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض نام بگاڑ کر رکھ دئے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی ہے کہ ایک دوسرے کو ایسے ناموں سے نہ پکارو جو بگاڑ کر رکھے جاتے ہیں۔یہ باتیں ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی حرکتیں کرنے کے بعد تمہاری ایمانی حالت جاتی رہے گی۔خدا تعالیٰ نے تمہیں موقع دیا ہے تم آسمانی انعاموں کے وارث بنو۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر جو انعام تمہیں حاصل ہوا ہے اس کی قدر کرو۔نیکیوں میں آگے بڑھو اور بیہودہ باتوں میں نہ پڑو۔تمہارا یہ اعزاز جو تمہیں زمانے کے امام کو مان کر حاصل ہوا ہے۔اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھنے کی کوشش کرو۔اس تعلیم پر عمل کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے۔اپنے اخلاق اعلیٰ کرو،اسی میں بڑائی ہے۔یہ اللہ کے فضلوں کے ساتھ بلند ہوں گے اور اللہ کے فضلوں کے ساتھ ایسی صورت میں بلند ہوں گے جب تم عاجزی دکھاؤ گی،ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھو گی۔جب اپنی جھوٹی عزتوں کو پس پشت ڈال کر خدا کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی کوشش کرو گی۔

حضور نے فرمایا: معاشرے کو فساد سے پاک کرنے کے لئے جو باتیں ضروری ہیں ان میں سے ایک بدظنی ہے۔بدظنی کر کے نہ صرف معاشرے کو نقصان پہنچا رہی ہو گی بلکہ اپنے آپ کو گنہگار کر رہی ہو گی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے بدظنی کر کے عورتیں جو گناہ میں پڑ رہی ہیں وہ تو ہے ہی لیکن اس بدظنی کی وجہ سے،غصے کی وجہ سے دلوں میں بے چینی کی وجہ سے،اپنی صحت بھی برباد کر رہی ہوتی ہیں اور اپنے بلڈ پریشر ہائی کر رہی ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک عورت جو بیوی بھی ہے اور پھر ماں بھی ہے۔اس وجہ سے اپنے خاوند کے لئے مسائل کھڑے کر رہی ہوتی ہے۔بچوں کی تربیت برباد کر رہی ہوتی ہے۔ان بدظنیوں کا ذکر گھر میں چلتا ہے۔بچوں کی تربیت خراب ہو رہی ہوتی ہے۔وہ بھی بڑے ہو کر ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔جہاں مائیں اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہوتی ہیں وہاں جماعت کی امانتوں کے ساتھ خیانت کر رہی ہوتی ہیں۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہوتا ہے۔کون پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

حضور نے فرمایا: پس ان باتوں سے پرہیز کرو،ان سے بچو۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو انعام دیا ہے،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر اس طرح کرو کہ تقویٰ اختیار کرو۔جو غلطیاں ہو چکی ہیں اس کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو۔پس ان برائیوں کو ترک کر کے اللہ کے حضور جھکنا چاہئے،اس سے رحم مانگنا چاہئے۔خدا تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ان کے نزدیک وہی لوگ معزز ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور ان سب برائیوں سے بچنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا: باقی رہے تمہارے خاندان، تمہارے قبیلے اور قومیں، یہ تو ایک پہچان ہیں۔جب ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا،حَکَم وعدَل کو مان لیا اور جب ہم اس دعوے کے ساتھ کھڑے ہیں کہ ہم نے دنیا کو اُمتِ واحدہ بنانا ہے،ایک قوم بنانا ہے تو پھر یہ قبیلے، قومیں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا: ایک احمدی کو کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں کرنی چاہئے یا کسی قوم کے احمدی کو کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کم تر ہے۔ایک پاکستانی احمدی کا کام ہے کہ وہ افریقن احمدی کی اسی طرح عزت کرے جس طرح یورپین، جرمن احمدی کی کرتا ہے۔اور ایک جرمنی احمدی کا بھی کام ہے کہ اسی طرح افریقن کی عزت کرے جس طرح یورپین کی کرتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ جب یہ ہوگا تو تب صحیح معاشرہ قائم ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کر کے حضور انور نے فرمایا: پس آج ہر عورت اور ہر مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔یہی بات ہم کو خدا کا دوست بنائے گی اور جو اللہ کا دوست بن جائے اس کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہو جائیں گی۔

حضور نے فرمایا: آپ کی گودوں میں مستقبل کی ماؤں نے پرورش پانی ہے۔آج کی مائیں اگر تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔قرآن کریم نے کئی اور مقامات میں بھی نیکیوں کو اختیار کرنے کا ذکر کیا ہے۔پس ان سب نیکیوں کو اپنانا اور ان برائیوں کو چھوڑنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور نے فرمایا: مَیں آپ عورتوں سے کہتا ہوں کہ آپ نے ہر نیکی کو اپنانا ہے اور ہر برائی کو چھوڑنا ہے۔تو اس

باقی صفحہ نمبر10پر ملاحظہ فرمائیں